

ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا

ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا

امیدواران لکھنؤ یونیورسٹی کیلئے نایاب تحفہ

روح الادب

شرح

لامیۃ العرب

نتیجہ کلک ماہر علوم عربیہ واقف اسرار ادبیہ
مولانا السید علی نقی النقوی فاضل ادب

خلف

حجۃ الاسلام والمسلمین ممتاز العلماء و فخر المدرسین فقیہ مؤتمن
مولانا السید ابو الحسن لا زالت آیات علومہ منشورۃ و ریاض الشرع باہتمامہ معمورۃ

باہتمام سید ابو الحسن منیجر نول المطابع لکھنؤ چھپا

قیمت فی جلد عہ

خدا کا شکر

کہ ہماری ناچیز آواز باثر ثابت ہوئی اور فاضل اجل جناب مولانا السید علی نقی صاحب قبلہ نے "لامیۃ العرب" کی شرح فرما کر طالبان علم کیلئے بہترین ذخیرہ مہیا کر دیا اور اپنے اخلاق سے چھاپنے کی بھی اجازت دی اور نحیف نے باجازت ممدوح اسے چھاپ کے قوم کے سامنے پیش کر دیا جن حضرات کو اس سے فائدہ اوٹھانا ہو وہ میرے پتہ سے صرف آٹھ آنہ قیمت ادا کر کے طلب فرمائیں۔

المشتہر

احقر سید محمد ہاشم

احاطہ رستگی بیگ لکھنؤ

نوٹ کتاب اطباق الذہب مصنفہ عبدالمومن مغربی اصفہانی محشی بحواشی غیدہ بھی شائقین کو مذکورہ بالا پتہ سے بقیمت ۸/ مل سکتی ہے۔

صورة ما رسمه مقرظاً حجة الاسلام باقر العلوم استاذ

البحر الزاخر مولانا السيد محمد باقر رئیس جامعہ سلطانیہ

کالج و تغیر آباد دام ظلاله ولازال کماله

باسمه سبحانه

لقد احسن واجاد سلالة السادة الامجاد غصن الشرف

المياد كوكب الفضل الوقاد الصفى البهى ولدى

السيد علی نقی النقوی بلغه الله الی معارج

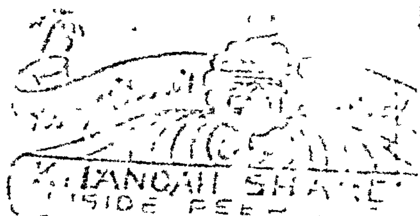
الرشاد فی شرح لامية العرب واتی سلمه الرب

بما يحكی حلاوة رطب العرب وارتشاف الضرب ويومی

الی بلوغ الارب حرسه الله وحماه ورزقه ما يتمناه

محمد باقر الرضوی

عفی الله عن جرائمه



تقریظ منیف لسلطان الادباء الاعلام الاستاد ومن

علیه فی العلوم الادبیة الاستناد مولانا المفتی

السیّد محمّد علی (پروفیسر شعبہ ادب شیعہ عربی کالج لکھنو) مدظلہ

باسمہ سبحانہ

الحمد لله الذی لم یعقد ناصیة رحمتہ الا علی من لم ترد ها

بشفوتہ والذی فطر الخلائق بکلمة فاه بها لسان قدرتہ والصلوٰۃ

علی من میز رشیق الکلام من عجمتہ واعتیم بمنطق فصیح ما حشم

المصقع حمامة کعبتہ وعلی الہ وعترتہ نسیّما علی من شق ادیم

الفصحاء بعذوبة لفظتہ واصمی اناء ھم برشاقة کلمتہ

علی الفائح لسان الله بریّا فارة مندحتہ امّا بعد فتلک

عجالة متحف الطلبة جملها ید الفاضل البارع والطود الفارع

الراتع من ریاض الفنون فی خصبة المراتع والکارع من حیاض

العلوم فی اترع المشارع اللوذعی الیلمعی المولوی

علی نقی النقوی هداه الله القوی الی الصراط السوی غیر راکب راسه الی ما یبغی الهیا وما تزحزح عن ترجیته ولا فل بارد فکرته فی شرح التصیدة الوحیدة المسماة بالامیة العرب بلسان هندی نصیح مبین فهدی الله بها الطالبین وعرضها علی لاصلاح ما وهی منها وفساد تجمید ما بسط خارجاً عن الحد فقومت اودها واعززت ثمدها کما رققت جمدها وازحت عنها کمدها فجاءت بحمد الله مخطوبة من الاحباب محبوبة الی قلوب اولی الالباب. ولحر دعوانا وفق ما نمقنا فی صدر الکتاب ان الحمد لله الوهاب والصلوة علی محمد والہ الاطیاب من یومنا الی یوم الحساب

رقمہ بیمناہ محمد علی عفی عنہ (م ث)

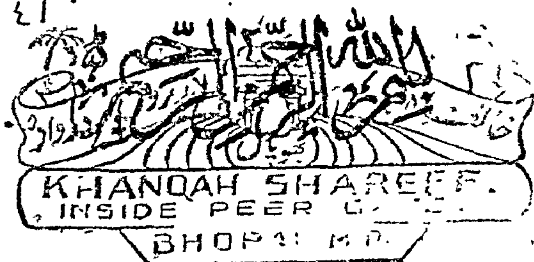
هذا هو التقریظ لقبلة الاعلام نجم الملة استادی شمس العلماء مولانا السید نجم الحسن نزیل شارع الشرائع ناظمیہ کالج لکھنؤ لازالت شموس افاداته طالعة

باسمہ سبحانہ

احسنت احسنت فیما اوضحت وبینت واحکمت واتقنت فلله درک ولا شل عشرک ۵

حررہ السید نجم الحسن عفی عنہ

محمد سعید غفرلہ
١٥/٤/١٩٥٥ میلادیہ



الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمه البیان وجعل له اللسان معربا عما
فی الجنان وفضل لسان العرب علی جمیع الالسنة فی سائر الازمان
والصلوٰة المزریة بریا الآس والریحان علی من بعث هادیا للانس والجان
فانزل علیه القرآن دواء للظمآن وسقاء للعطشان فعجزت دون
مبارزته مصاقع عدنان وکلت عن مجاراته بلغاء قحطان واهل بیته
مشیدی الارکان الذین رکدت لدی فصاحتهم عواصف سحبان و
همدت قبال بلاغتهم شقاشق نابغة الذبیان صلوٰة دائمة باقیة
ما تغردت البلابل باشهی النغم والطف الالحان وما ترنمت السواجع
علی معارج الاغصان وبعد اہل عقل کے نزدیک یہ امر قابل انکار نہیں ہے
کہ دنیا کی تمام زبانوں سے بہتر اور تمام لغات سے افضل زبان عرب تھی اور اسکا
ثبوت علاوہ دیگر دلیلوں کے یوں بھی ہو سکتا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے نبی

جناب محمد مصطفےٰ پر اپنی کتاب قرآن مجید اسی زبان مین نازل کی اور اُسکے علاوہ
نبے بنی اور اُنکے اوصیا کی بھی زبان یہی قرار دی- اگر عالم مین کوئی اور زبان
اس سے بہتر ہوتی تو یقینا خداوند عالم اُس مین قرآن مجید کو نازل کرتا جبکہ خالق
کائنات نے تمام زبانون مین سے اس زبان کو اس شرف کے لیے منتخب فرمایا
تو معلوم ہوا کہ یہی زبان سب زبانون سے بہتر ہے- قرآن مجید مین خالق کلام
نے اس زبان کی مدح مین فرمایا ہے بلسان عربی مبین خداوند عالم نے
جس چیز کو مبین فرمایا ہے وہ اپنی نوعیت سے بہت عظیم شی ہے امام کو مبین
فرمایا ہے کل شئ احصیناہ فی امام مبین دوسرے کتاب کو ولا رطب
ولا یابس الا فی کتاب مبین تیسرے امتحان ابراہیم کو ان ھذا لھو البلاء
المبین جہانتک نظر کیجاتی ہے غالبا جن امور کو خداوند عالم نے مبین فرمایا ہے
وہ عظیم اشیا ہین اس زبان کو بھی خداوند عالم نے مبین فرمایا ہے جو اسکی عظمت
شان کی اول دلیل ہے جب یہ مطلب اپنے مقام پر ثابت ہے تو اس مین شک
نہین کہ ہر زبان کے حقائق و دقائق و نکات و لطائف کے پرکھنے کا معیار صرف
یہی ہے کہ اُسکے اشعار پر نظر ڈال جائے اور ادبی دنیا مین تتبع و سیر کیجائے اسی
اصول سے لسان عربی کے نکات کا سمجھنا اور اسی طرح اونکے خیالات کا انکشاف
اس پر موقوف ہے کہ اونکے اشعار کا مطالعہ کیا جائے اور عرب میں شاعری نے
جتنی ترقی کی اوسکی نظیر دوسری قوموں میں ملنا مشکل ہے لیکن تمام کلام

عرب میں نظر عالم نے جو انتخاب کیا تو اوس مین چند ہی قصیدون پر قرعۂ انتخاب
پڑا جنکے سامنے فصحا نے گردنین جھکا دین جیسے وہ سات قصیدہ جو آج سبعہ
معلقہ کے نام سے مشہور ہین جنکے متعلق مشہور یہ ہے کہ خانہ کعبہ مین لٹکا دیے
گئے تھے اونکو خاص خصوصیت حاصل ہے اسی طرح سیکڑون قصیدہ شعراے
عرب نے قافیہ لام مین کہے لیکن کسی کو یہ شرف حاصل نہین ہوا کہ وہ عرب کیجانب
منسوب ہوسکے مگر ایک قصیدہ شنفری ازدی کا وہ آج دنیاے ادب مین لامیۃ
العرب کے نام سے مشہور ہے یہ قصیدہ اپنی فصاحت وبلاغت وجزالت الفاظ و
لطائف معانی کے اعتبار سے اور دیگر وجوہ سے خاص امتیاز رکھتا ہے اس وجہ
سے اہل عالم نے یہ قدر کی کہ اسکو لامیۃ العرب کے نام سے مسمی کیا لیکن دقت
معانی اور جزالت الفاظ اور صعوبت ترکیب کے سبب سے بعض ارباب فضل تک
کی ہمتین اوسکے معانی سمجھنے سے اور اوسکے حل کرنے سے پست معلوم ہوتی ہین
لہذا ضرورت تھی اسکی کہ کوئی شرح ہو جو اوسکے وجوہ معانی پر سے نقاب خفا
کو ہٹائے اور اوسکے کنوز مطالب کو ظاہر کرے بنا بران بعض اکابر عظام نے
مجھکو مامور کیا کہ مین اپنی وسعت بھر اوسکے کشف مطالب مین حصہ لون اگرچہ
میرے علم مین اتنی طاقت نہ تھی اور معلومات اسقدر وسیع نہ تھے کہ اس کام
کو کما ینبغی انجام دے سکتا مگر مالا یدرك كله لا يترك كله پر بنا کرکے یہ چند اوراق
امتثالا للامر تحریر کیے ہین اگر کوئی قلم لغزان سے لغزش ہوئی ہوگی تو اہل علم کا

راس عنوان کے بیان کرنے کو یہ کافی ہے۔ لیکن قبل شروع شرح کے لامیۃ العرب کی بعض خصوصیات اور شاعر کے مختصر حالات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

لامیۃ العرب کے خصوصیات

سابق کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس قصیدہ میں بعض خصوصیات تھے جنکی وجہ سے اہل زبان نے اس کا نام لامیۃ العرب رکھا اگرچہ وہ خصوصیات کیا ہیں اسکے لیے ہم تک ہمارے ناقص فہم نے رہبری کی چند امور واضح ہوئے -

(پہلا) اس قصیدہ میں شاعر نے عادات مثلاً ترک وطن سے راز و نیاز اور محبوب کے ویران مکانوں پر رونا اور معشوق کے خالی کھنڈروں پر ٹھہر کر عشق بازی کی یاد تازہ کرنا ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر اکثر واقعی اور حسن الامر امور کو نظم کیا ہے اور فطری شاعری کا اظہار کیا ہے اور خاص اپنے دلی جذبات کو ظاہر کیا ہے -

(دوسرے) اکثر اشعار میں شاعر نے مکارم اخلاق کی تعلیم کی ہے اور اسکے خصال حمیدہ کا سبق ملتا ہے چنانچہ جناب رسالت مآب سے بھی روایت کی گئی ہے کہ علموا اولادکم لامیۃ العرب فانھا تعلمہم مکارم الاخلاق کسی شعر میں کذب و نمیمہ کی برائی اور کہیں صبر کی تعلیم اور کسی جگہ قناعت کا درس اور کسی مقام پر حرص سے تحذیر ایسے بہت سے مقامات ہیں اور ہم شرح کے

ضمن مین جابجا اس مطلب پر تنبیہ کر دینگے۔
(تیسرے) جن واقعات کی حکایت شاعر نے کی ہے اونکی تصویر کھینچدی ہے
چنانچہ اسکا اعلیٰ نمونہ یہ اشعار ہین

وأصبح عني بالغميصاء جالسا　　فريقان مسئول وآخر يسأل
فقالوا لقد هرّت بليل كلابنا　　فقلنا اذئب عسّ أم عسّ فرعل
فلم يك الا نبأة ثم هوّمت　　فقلنا قطاة ريع ام ريع اجدل
فان يك من جن لابرح طارقا　　وان يك انسا ماكها الانس يفعل

(چوتھے) اشعار مین خاص وہ جزیل الفاظ جو اس زمانہ مین مستعمل نہین اور
غریب تھے بر آتے ہین وہ مذکور ہین جو عرب متقدمین کی خاص اصطلاحین تھین

شاعر کے مختصر حالات

شنفری نام تھا اور قبیلہ ازد کے بطن اوس بن حجر کی ایک نام اور فرد تھا اور
اہل یمن کے شعرا مین سے اسکا شمار تھا یہ شاعر اون تیز رو لوگون مین تھا کہ
جب وہ دوڑتے تھے تو گھوڑے تک اونکو نہ پاسکتے تھے و چند شخص تھے
سلیک بن سلکہ اور عمرو بن براق اور اسید بن جابر اور تابط شرا و شنفری
سنہ ۵۱۰ع مین داعی اجل کو لبیک کہا۔
کمسنی مین اسکو بنی شبابہ نے کہ جو ایک قبیلہ تھا فہم بن عمرو مین سے اسیر کرلیا تھا

یہ اون مین نوبت یا نار یہانتک کہ بنی سلامان نے ایک شخص کو بنی شبابہ مین سے اسیر کیا تو شبابہ نے شنفری کو فدیہ مین دیکے اوس اپنے اسیر کو چھڑا لیا اب شنفری بنی سلامان مین رہنے لگا اور اپنے تئین انھین مین سے گنتا تھا یہانتک کہ اسنے ایک روز اوس شخص کی لڑکی سے کہ جس نے اسکو پرورش کیا تھا کہا کہ اغسلی راسی یا اخیۃ اے بہن میرا سر دھو ڈال یہ سنتا تھا کہ اوس لڑکی نے اسکو طمانچہ مارا اور کہا کہ تو میرا بھائی نہین ہے یہ سنکے شنفری غضبناک اوس شخص کے پاس آیا جس نے اسکو خرید کیا تھا اور پوچھا کہ مین کس قبیلہ سے ہون اوس نے کہا اوس بن حجر مین سے شنفری نے قسم کھائی کہ جب تک مین تم مین سے سو آدمی قتل نہ کرلونگا چین نہ لونگا اس بات پر کہ تم نے مجکو غلام بنایا۔ اسکے بعد سے بنی سلامان کو قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ ننانوے ۹۹ شخص قتل کیے اسکے بعد اون لوگون نے اسکو دھوکا دیا اور دھوکے سے ایک تیز رو شخص نے اون مین سے جس کا نام اسید بن جابر تھا اسکو پکڑ لیا اور قتل کرڈالا قتل کرتے وقت ان لوگون نے اس سے پوچھا کہ تجکو کہان دفن کرین تو اوس نے یہ شعر پڑھے ؎

لا تقبروني ان قبري محرم — عليكم ولكن ابشري ام عامر

اذا احتملوا راسي وفي الراس اكثري — وغودر عند الملتقى ثم سائري

هنالك لا ارجو حياة تسرني — سجيس الليالي مبسلا بالجرائر

اسکے قتل ہونے کے بعد اتفاقاً ایک شخص بنی سلامان مین سے اسکی لاش کی طرف

لذرا اوس نے اسکی کھوپری کو ٹھوکر ماری ایک ہڈی اسکے سر کی اوسکے پیرین اُتر گئی اور وہ ہلاک ہوگیا اس عنوان سے سو مقتولین کی تعداد پوری ہوئی اسکے بہت سے اشعار فخر وحماستہ وغیرہ مین ہین جنمین سے مشہور یہی قصیدہ لامیہ ہے جسکی شرح اکثر یورپ مین اہل علم نے بھی کی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۵۱ع مین ایک انگریزی ترجمہ اس کا چھپا اور سنہ ۱۸۵۳ع مین المان مین المانی زبان مین اس کا ترجمہ شایع ہوا وسیع النظر اصحاب اگر اسکی تفصیلی حالات سے مطلع ہونا چاہتے ہین تو اغانی صفحہ ۸۵ ج ۲۱ اور کتاب الشعر والشعراء صفحہ ۱۵ اور خزانۃ الادب صفحہ ۱۶ ج ۲ اور مفضلیات وغیرہ ملاحظہ کرین۔ وھھنا اشرع فی شرح الابیات متوکلا علی خالق السموات

بسمہ سبحانہ ولہ الحمد

أَقِيمُوا بَنِي أُمِّي صُدُورَ مَطِيِّكُمْ ۔ فَإِنِّي إِلَى قَوْمٍ سِوَاكُمْ لَأَمْيَلُ (۱)

(اللغۃ) اقیموا صدور مطیکم یقال اقام صدر مطیتہ اذا سار وتوجہ یعنی جدوا فی امرکم وانتبھوا من رقدتکم وقیل اقیموا ھھنا بمعنے اصرفوا عنی ومنہ قول الشاعر ۔ اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم ۔ والا تقیموا صاغرین الرؤسا مطی جمع مطیۃ الدابۃ سمیت بذلک لانھا تمطو ای تسرع فی سیرھا وقیل یستعمل فی الابل خاصۃ لانھا تمطی ای یرکب مطاھا وھو ظھرھا ۔ والامیل بمعنی المائل (المعنی) شاعر کہتا ہے کہ میرے معاملہ غفلت کو چھوڑ دو کیونکہ یقیناً مین تمھارے

سوا کسی (دوسری) قوم کی جانب رجوع کرنے والا ہون - اقامہ صدر مطیتہ کے
لفظی معنی تو یہ ہوئے کہ سواری کے سینہ کو قائم کیا مگر استعمال کوشش اور
ور غفلت سے چونکنے مین ہوتا ہے -

لَقَدْ حُمَّتِ الْحَاجَاتُ وَاللَّيْلُ مُقْمِرٌ ۔۔۔ وَشُدَّتْ لِطِيَّاتٍ مَطَايَا وَاَرْحُلُ ٢

(اللغۃ) حمت بالضم تضنیت قدرت ای حضرت وتہیات ویروی حمت بمعنی
قربت یقال حم قدوم فلان ای دنا وحان واللیل مقمر لیل فیہ القمر وشدت اوثقت
والطیات جمع طیۃ بالکسر النیۃ والمقصد یقال مضی لطیتہ ای لنیتہ التی
انتواہا وبعدت عنا طیتہ ای مقصدہ ومنزلہ الذی انتواہا وارحل جمع رحل
مرکب للبعیر اصغر من القتب (المعنی) پس یقین جانو کہ (اسباب سفر کے متعلق)
کل مقاصد پورے ہو گئے اور شب شب ماہتاب ہے اور (تکمیل) مقاصد کے لیے
سواریان اور پالان باندھ دیے گئے ہین - حاصل یہ ہے کہ ہم بالکل سفر کے لیے
آمادہ ہین کوئی انتظار نہین ہے حاجتین اب سامنے آگئی ہین یا یہ کہ حاجتین پوری
ہو گئی ہین اور رات بھی روشن ہے تاریکی مانع بھی نہین ہے اور مقاصد کے سرانجام
کے لیے تمام سواریان اور پالان بھی درست و تیار ہو گئے ہین -

وَفِي الْاَرْضِ مَنْأًى لِلْكَرِيمِ عَنِ الْاَذَى ۔۔۔ وَفِيهَا لِمَنْ خَافَ الْقِلَى مُتَعَزَّلُ ٣

(اللغۃ) منأی مفعل من النأی وھو البعد والقلی البغض کما قال اللہ تبارک
وتعالی مخاطبا النبیہ المصطفی ما ودعک ربک وما قلی ای ما ابغضک

والمتحول منقلب و منتقل ویروی متعزل وهو الموضع الذی یعتزل فیہ (المعنی) اور زمین میں دور ہونے کا موقع ہے کریم کے لیے اذیت سے اور اُسی زمین میں اوس شخص کے لیے جو دشمنی سے خوف کرے بازگشت کی جگہ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں تم میں ذلیل اور کمزور بنکے رہوں اور تم سے تکلیفیں برداشت کروں اسلیے کہ زمین بہت وسیع ہے اوس میں اذیت سے بچ کر رہنے کے مقامات ہیں اور اوس میں اوس شخص کے لیے جو کسی کے دشمنی سے ڈرے جائے پناہ ہے۔

٤ لَعَمْرُكَ مَا فِي الْأَرْضِ ضِيْقٌ عَلٰی امْرِءٍ سَرٰی رَاغِبًا اَوْ رَاهِبًا وَهُوَ يَعْقِلُ

(اللغۃ) العمر بالفتح الحیوۃ وقیل الدین ومنہ لعمرک اسم من اسماء القسم و ہو مرفوع بالابتداء خبرہ محذوف ای لعمرک قسمی والامرؤ الانسان او الرجل یعرب من مکانین تقول ہذا امرؤٌ ورایت امرءً اومررت بامرءٍ (المعنی) تیری جان کی قسم نہیں ہے زمین میں تنگی اوس شخص کے لیے کہ جو چلے (کسی چیز کی طرف رغبت کرکے یا کسی بات سے) ڈر کے ایسی حالت میں کہ وہ صاحب عقل ہو۔ حاصل یہ ہے کہ اگر انسان عقلمند ہو اور سفر کرنا چاہے تو زمین وسیع ہے اوس میں تنگی اور ضیق نہیں ہے۔

٥ وَلِيْ دُوْنَكُمْ اَهْلُوْنَ سِيْدٌ عَمَلَّسٌ وَاَرْقَطُ زُهْلُوْلٌ وَعَرْفَاءُ جَيْاَلُ

(اللغۃ) سید بالکسر ذئب وجمعہ سیدان والعملس بفتح العین والمیم

(والزَّلام) المشددة الذئب الخبيث وقيل الذی فیه سواد وبیاض وقیل غیر ذلك
والأرقط قريب من الاغبر وقيل ما فيه سواد يشوبه نقط بياض والمراد به النمر
والزهلول الاملس والعرفاء الضبع وجيأل من اسماء الضبع ومنه للمثل
صه ابقش من جيال (المعنى) اور میرے لیے تمھارے علاوہ بہت سے اہل ہین بھیڑیے
خبیث اور ابلق چیتے چپنے اور بجو۔ مقصود یہ ہے کہ مجھے تمھاری ضرورت نہین
بلکہ تمھارے عوض مین میرے دمساز یہ وحشی جانور ہین جو جنگل مین رہتے ہین مین
جنگلون مین بسر کرونگا۔

هُمُ الأهلُ لا مُستودَعُ السِّرِّ ذائعٌ   لَدَيهِمْ ولا الجاني بما جرَّ يُخذَلُ ٦
ويروى لا مستودع السر عندهم × يفاش ولا الجاني بما جر يخذل

(اللغة) ذاع السر انتشر والجريرة الذنب والجناية جر الذنب وخذله ترك نصرته
(المعنى) وہی اہل ہین کہ ودیعت رکھا ہوا راز اونکے پاس افشا نہین ہوتا اور نہ کوئی
خطا کار بسبب اپنی خطا کے (وقت انتقام) بے ناصر چھوڑا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے
...... کہ یہ درندے اہل بننے کے قابل ہین اسلیے کہ مقصود اہل سے یہی ہوتا
ہے کہ جو راز اونسے کہا جائے وہ شایع نہ کرین اور مدد سے ہاتھ نہ اٹھائین یہ
اوصاف انمین موجود ہین انمین سے ایک دوسرے کے راز کو ظاہر نہین کرتا اور اگر
کوئی انمین سے کسی شخص کو ستاتا ہے تو اوسکے حریف کے مقابلہ مین ایک دوسرے
کی مدد کرتے ہین۔ اور اس جانب بھی اشعار ہے کہ تم ان درندون سے بھی بدتر ہو

کہ تم میں یہ صفات موجود نہیں ہیں۔ اور رازداری و مواسات کی تعلیم بھی ہے۔

وَكُلٌّ آبِيٌّ بَاسِلٌ غَيْرَ أَنَّنِي ۝ إِذَا عَرَضَتْ أُولَى الطَّرَائِدِ أَبْسَلُ ۷

(اللغۃ) الآبی الکارہ الممتنع ومنہ قولہ تعالیٰ الا ابلیس ابیٰ ای امتنع من السجود والباسل الشجاع والکریہ الوجہ وعرضت ظہرت وبدت والاولی مؤنثۃ الاول کالاخری والطرائد جمع طریدۃ وھی ما طردت من صید او غیرہ والمراد ھنا الفرسان التی تُطرد (المعنی) اور ہر ایک ان میں سے ذلت سے انکار کرنے والا اور بہادر ہے مگر میں جب شہسواران میدان ہیجا کا پہلا گروہ ظاہر ہو تو سب سے زیادہ شجاع ہوں اور لفظ اولی کا فائدہ یہ کہ میں جنگ میں ہمیشہ سابق لوگوں کے ساتھ رہتا ہوں پیچھے رہنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

وَإِنْ مُدَّتِ الْأَيْدِي إِلَى الزَّادِ لَمْ أَكُنْ ۝ بِأَعْجَلِهِمْ إِذْ أَجْشَعُ الْقَوْمِ أَعْجَلُ ۸

(اللغۃ) الاجشع شدید الحرص او من یاخذ نصیبہ ویطمع فی نصیب غیرہ (المعنی) اور اگر بڑھیں ہاتھ (لوگوں کے) طعام کی طرف تو میں اون سب سے زائد جلد باز نہیں ہوں جبکہ حریص ترین قوم جلدی کرے مقصود یہ ہے کہ جسوقت میں حرص کی وجہ سے حریص لوگ کھانے میں تعجیل کرتے ہیں تو میں تعجیل نہیں کرتا بلکہ صبر کرتا ہوں اسلیے کہ میں حریص نہیں ہوں۔ اور اسمیں اشعار ہے اس امر کیجانب کہ انسان کو کسی امر میں تعجیل نہ کرنا چاہیے بلکہ صبر سے کام لینا چاہیے اور حرص کی مذمت ہے

وَمَا ذَاكَ إِلَّا بَسْطَةٌ عَنْ تَفَضُّلٍ ۝ عَلَيْهِمْ وَكَانَ الْأَفْضَلَ الْمُتَفَضِّلُ ۹

(اللغة) البسطة السعة ومنه قوله تعالیٰ وزاده بسطة فی العلم والجسم ای سعة والتفضل التطول والاحسان (المعنی) اور یہ صفات مجھ مین نہین پائے جاتے مگر بہ سبب میری رواداری کے جو کہ میرے خوئے احسان سے پیدا ہے اور تفضل وہی ہے جو احسان اور بخشش کرنیوالا ہو - اور معنی بیت کے یہ ہین کہ جن صفات کو مین نے اپنے نفس سے دور کیا ہے اونکے ارتکاب کے واسطے کوئی مانع نہین ہے سوا تفضل واحسان کے ورنہ مین تحصیل معاش کے طریقون سے عاجز نہین ہون

١٠ وَاِنِّیْ كَفَانِیْ فَقْدَ مَنْ لَیْسَ جَازِیًا ۞ بِنُعْمٰی وَلَا فِیْ قُرْبِهٖ مُتَعَلَّلُ
١١ ثَلٰثَةُ اَصْحَابٍ فُؤَادٌ مُشَیَّعٌ ۞ وَاَبْیَضُ اِصْلِیْتٌ وَصَفْرَاءُ عَیْطَلُ

(اللغة) التعلل بالشیٔ التشاغل وقیل الاکتفاء به من غیر رضی والمتعلل ہو ما یجتزی ویتعلل به والمشیع المقدام الشجاع کانه فی شیعة والاصلیت السیف الصقیل الماضی ویحتمل ان یکون بمعنی المصلت ای المجرد عن غمده والصفراء اسم للقوس کما قال الجوہری وقال غیره قوس من نبع والعیطل القویة یقال امرأة عیطل اذا کانت تامة - ویروی فی المصراع الثانی مقام بنعمی بحسنی (المعنی) اور یقین جانو کہ مجھے اوس شخص (کی مدد) سے بے پرواہ کر دیا ہے کہ جو جزاے نیک کو پسند نہین کرتا اور اوسکی صحبت سے کوئی دلچسپی نہین ہوتی تین ساتھیون نے دل کہ جو بہادر ہے اور چمکدار تلوار جو صیقل دار اور کاٹنے والی ہے اور کمان نے کہ جو مضبوط ہے اور ناقص نہین ہے - حاصل یہ ہے کہ تم مین کوئی شخص ایسا نہین جو نیکی کا بدلا اسکی

کے ساتھ وے یا جسکی معاشرت سے کوئی قلیل فائدہ ملے لہذا مجھے صرف اپنی ذات
پر بھروسہ ہے جسکے ہمراہ یہ تین چیزیں ہیں میرا دل اور میری تلوار اور میری کمان

هَتُوفٌ مِنَ الْمُلْسِ الْمُتُونِ يَزِينُهَا　　رَصَائِعُ قَدْ نِيطَتْ إِلَيْهَا وَمِحْمَلُ

(اللغۃ) هتوف صائح والملس جمع املس وهو صحيح الظهر والمتون الظهور
ومرادہ ان قوسہ متخذۃ من شجرۃ لم تکسر اغصانها والرصائع جمع رصيعۃ
هی کل حلقۃ مستديرۃ فی سيف او سرج او قوس او غيرها تعلق عليها
للزينۃ ونيطت علقت ومحمل بکسر علاقۃ السيف والقوس وغيرها (المعنی)
(وہ کمان ایسی ہے جو) آواز دینے والی ہے اون شاخوں سے بنی ہوئی ہے جسکی
پشتیں درست وتام ہیں کہ زینت دیتے ہیں اوس کمان کو چھلے جو اوس میں لٹکا
دیے گئے ہیں اور اوسکے ڈورے جو اوس میں قائم مقام پرتلے کے ہیں - حاصل یہ ہے
کہ کمان کی تعریف کرتا ہے کہ جب اوس میں سے تیر نکلتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے
اور وہ ثابوت شاخوں سے بنائی گئی ہے اور وہ چھلے جو اوس میں لٹکے ہوئے
ہیں اور ڈورے اوسکی زینت کو دوبالا کیے دیتے ہیں۔

إِذَا زَلَّ عَنْهَا السَّهْمُ أَنَّتْ كَأَنَّهَا　　مُرَزَّأَةٌ ثَكْلَى تُرِنُّ وَتُعْوِلُ

(اللغۃ) زل السهم اذا خرج عن الوتر ومنہ يقال قوس زلاء ای يزل السهم
عنها بسرعۃ خروجہ ان انينا تاوہ والمراد هنا صوتت ويروی حنت والحنين
صوت الطرب عن حزن او فرح ومنہ الحنانۃ للقوس او المصوتۃ منها والمرزأۃ

مشعولة من الرزية ای المصيبة والمراد بها التی نعتادها الرزايا والثكلى التی مات

صبيها او ولدها و يروی عجلی وهی المسرعة وترن تصيح يقال رنت القوس ای

صوتت و تعول تصيح بالبكاء والحزن يقال اعولت القوس ای صاحت والبيت

كانه تفسير للموصوف المذكور فی البيت السابق (المعنی) جب نکلتا ہے اوس

کمان سے تیر تو وہ آواز دیتی ہے گویا وہ مصیبت زدہ پسر مردہ ہے کہ آواز بلند

کرتی ہے اور روتی ہے۔

۱٤ ولستُ بمِهيافٍ يُعَشِّي سَوامَهُ مُجَدَّعَةً سُقْبانُها وهي بُهَّلُ

(اللغة) المهياف سريع العطش والسوام كالسائمة الابل الراعية ومجدعة

التی قطعت اذانها والاشبه ان المراد هنا سيئة الغذاء ويروی محبذعة

بالذال المعجمة المحبوسة من جذع الدابة كمنع حبسها علی غير علف والسقبان

جمع السقب وهو ولد الناقة اوساعة يولد خاص بالذكر ولا يقال لها سقبة

والبهل جمع باهل ناقة لا صرار عليها وهو ما يشد به ضرع الناقة (المعنی)

اور میں اوس (چرواہے) کے مثل نہیں ہوں کہ جسکو اونٹوں کے دور لیجانے کے

سبب سے) پیاس لگ آتی ہو (اسوجہ سے) وہ ناقوں کو (قریب ہی چراگاہ میں پر چرا کر)

شام کو لائے اس حالت میں کہ اون ناقوں کے بچے نامانوس غذا کھاتے ہوں

(اس وجہ سے وہ لاغر و ناتوان ہو گئے ہوں) بلکہ بہرے ناقوں کے تھن بندے

ہوئے نہیں رہتے (پس بچے اونکے دودھ پینے کی وجہ سے فربہ رہتے ہیں) حاصل معنی

یہ ہے کہ مین جفاکش ہون اور اپنے گلہ کو دور دور مقامات پر چرانے کے لیے لیجاتا ہون اور سرعت تشنگی کا خوف نہین کرتا اور مثل اوس چرواہے کے نہین ہون کہ جسکو دور جانے کے سبب سے جلد پیاس لگتی ہو اور وہ نزدیک مقامات پر اپنے ناقون کو چرا کے لاتا ہو ایسی حالت مین کہ اوسکے اونٹون کے بچے لاغر ہوگئے ہین اسلیے کہ وہ ناقون کے تھن باندھ دیتا ہے تاکہ اونکا دودھ وہ بچے نہ پی سکین بلکہ وہ خود پی لے اور میرے ناقون کے تھن بندھتے نہین ہین پس بچے انکے انھین کا دودھ پی کے فربہ ہوتے ہین

وَلَا جُبَّاءٍ اَكْهَى مُرِبٍّ بِعِرْسِهِ ۔ يُطَالِعُهَا فِي اَمْرِهِ كَيْفَ يَفْعَلُ

ویروی یطالعها فی شانہ کیف یفعل (اللغۃ) الجبا کسکر الجبان والاکہی الاجبز الکدہ الاخلاق الذی لاخیر فیہ والجبان الضعیف والمرب الملازم والعرس بالکسر امرأۃ الرجل ویطالع یستظہر (المعنی) اور نہ مین ایسا بزدل کمزور اور بداخلاق ہون کہ اپنی زوجہ کے پاس بیٹھا رہے اور اس سے اطلاع چاہے اپنے امر کے بارے مین کہ کیا کرے مقصود یہ ہے کہ مین ضعیف اور عاجز اور کمزور رائے والا نہین ہون کہ جنگ مین نہ جاؤن اور گھر مین بیٹھا رہون اور بسبب اپنی ... کے اپنی زوجہ سے ہر امر مین مشورہ لون بلکہ مین بہادر اور ہوشیار ہون۔ اور اس شعر مین اسکی تعلیم ہے کہ مشاورت نساء مذموم ہے وھذا مما دل علیہ الآثار والاخبار۔

وَلَا خَرِقٍ هَيْقٍ كَاَنَّ فُؤَادَهُ ۔ يَظَلُّ بِهِ الْمُكَّاءُ يَعْلُو وَيَسْفُلُ

(اللغۃ) الخرق ککتف الاحمق او من لا یحسن الصنعۃ وقیل الدہش من خوف او حیاء

بالصيق ای الدقیق الطویل وقیل صغیر الراس وقال الزمخشری انہ الظلیم یرید لست بہ الظلیم فی نفورہ عند حدوث مروع والمکاء کز نا رطائر سمے بذلک لانہ یمکو ای یصوت ویصفر فالمکاء الصفیر ومنہ قولہ تعالی وما کان صلوتہم الا مکاء وتصدیۃ ای صفیرا وتصفیقا (المعنی) اور نہ مین وہ خائف ہون کہ لاغر و دراز قد ہو کہ گویا دل اوسکا ایسا ہو کہ اوسکے ساتھ مکاء طائر بلند وپست ہوتا ہو یعنے دل اوسکا ایسا مضطرب ہو کہ وہ گویا جناح طائر بن گیا ہے کہ اوسکے ذریعہ سے وہ طائر اڑتا ہے اور مقصود یہ ہے کہ مین ثابت القلب اور مطمئن ہون کہ میرا دل ٹھہرا ہوا ہے۔

١٧ وَلَاخَالِفٍ دَارِيَّةٍ مُتَغَزِّلٍ يَرُوحُ وَيَغْدُو دَاهِنًا يَتَكَحَّلُ

الخالف فی اللغۃ الخالف الذی لاخیر فیہ وقیل الفاسد للتخلف عن الغزو والداریۃ اللازم للدارہ ویحتمل ان یکون الداری بمعنی العطار لان العطار یکتسب من ریح عطرہ فیصیر بمنزلۃ المتعطر فالداری لست ممن یتشاغل بتطییب بدنہ وثوبہ او یکتسب من طیب حلیلتہ ھکذا قال الزمخشری والمتغزل المحادث للنساء والمراودلھن (المعنی) اور نہ مین بے نفع شخص ہون گھر مین بیٹھنے والا کہ جو عورتون سے باتین کیا کرے اور وہ صبح وشام کرے تیل ملے ہوے ایسی حالت مین کہ کاجل لگایا کرتا ہو۔

١٨ وَلَسْتُ بِعَلٍّ شَرُّهُ قَبْلَ خَيْرِهِ أَلَفَّ إِذَا مَا رُعْتَهُ اهْتَاجَ أَعْزَلُ

دیردی فلست بعل شرہ دون خیرہ (اللغۃ) الدل الرجل المسن الضعیف دانی
العاجز الذی لا غناء عندہ فی حرب ولا ضیف دانما یلتف وینام ورعتہ
انزعتہ واھتاج تار دالاعزل من لا سلاح معہ وھو خبر مبتدا محذوف
ای وھو اعزل (المعنی) اور نہیں ہوں مین کمزور ناکارہ کہ جسکی بدی نیکی کے پیچھے
ہو اور جو کاہل وسست اور ایسا بزدل ہو کہ جب تو اوسکو ڈرائے تو وہ اپنے
نشے پن کیحالت مین مضطرب ہو کے رہ جائے۔ اور دون خیرہ کی صورت مین معنی
یہ ہین کہ مین اوس کمزور شخص کی طرح نہیں ہوں جسکی بدی اوسکی نیکی کے پاس
سے ہٹتی ہو لہذا وہ نیکی بھی کرتا ہے تو بدی ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

ولست بمحیار الظلام اذا انتحت ہدی الھوجل العسیف یھماء ھوجل

(اللغۃ) المحیار المتحیر وانتحت اعترضت وفی نسخۃ اخری نحت بمعنی
قصدت والھدی بمعنی الھدایۃ یذکر و یونث والھوجل الرجل الطویل
الذی فیہ تسرع وحمق والعسیف الاخذ علے غیر الطریق من عسف
عن الطریق مال وعدل اوخبطہ علے غیر ھدایۃ والیھماء الفلاۃ التی لا
یھتدی فیھا للطریق ولا یستطیع المار فیھا دفع تحیرہ بھا والھوجل
اخر الفلاۃ التی لا اعلام بھا (المعنی) اور نہیں ہوں مین متحیر ہونے والا
تاریکی مین جبکہ قصد کرے مرد متحیر وگم کردہ راہ کی ہدایت کا چٹیل میدان جس
مین میل اور نشان نہیں ہین قصد ہدایت کی نسبت یھماء کی طرف مجاز عقلی ہے جیسے

نامرلیل الموحل اور مقصود یہ ہے کہ جب جنگل صاف ہولناک جنگل مین راستہ بھولا ہوا شخص رہبری کی فکر مین سرگردان ہو تو مین ہدایت سے متحیر نہین ہوتا۔ اور دوسرے معنی یہ ہین کہ جس وقت پیش آجائے رہبری احمق سرگردان کے سامنے میدان بے نشان یعنے وہ جنگل اوسکے اور راستہ پانے کے درمیان مین حائل ہو جائے کہ اوسکو راستہ نہ ملتا ہو تو مین ایسے وقت مین راستہ نہیں بھولتا۔

۲۰ إِذَا الْأَمْعَزُ الصَّوَّانُ لَاقَى مَنَاسِمِي تَطَايَرَ مِنْهُ قَادِحٌ وَمُفَلَّلُ

(اللغۃ) الامعز من المعز محرکۃ الصلابۃ والمراد ھنا المکان الصلب الکثیر الحصی والصوان ضرب من الحجارۃ شدیدۃ والمراد ذو الصوان والمناسم جمع منسم کمجلس الخف واصلھا للبعیر فاستعارھا لنفسہ والقادح من قدح الزند ای اخرج النار منہ والمفلل المکسر (المعنی) جب سخت اور شدید پتھرون والی زمین میرے پانون سے ملتی ہے تو ارتے ہین اوس سے چنگاریان اور ٹوٹے ہوے سنگریزے مقصود یہ ہے کہ اتنے سخت پانون ہو گئے ہین کہ وہ پتھرون کے ٹکڑے اڑا دیتے ہین اور اونکی ملاقات سے پتھرون سے آگ نکلتی ہے۔

۲۱ أُدِيمُ مِطَالَ الْجُوعِ حَتَّى أُمِيتَهُ وَأَضْرِبُ عَنْهُ الذِّكْرَ صَفْحًا فَأُذْهَلُ

(اللغۃ) المطال المماطلۃ وھی امتداد المدۃ وضربت عنہ صفحا ای اعرضت عنہ وترکتہ کما فی القران افنضرب عنکم الذکر صفحا واذھل ای انسی واغفل (المعنی) مین برقرار رکھتا ہون ٹالنے کو بھوک کے یہان تک کہ مردہ کردیتا ہون

اوسے اعراض کرتا ہون اوسکی یاد سے پس بھول جاتا ہون۔

۲۲ وَاَسْتَفُّ تُرْبَ الْاَرْضِ کَیْ لَایَرٰی لَہٗ عَلَیَّ مِنَ الطَّوْلِ امْرُؤٌ مُتَطَوِّلُ

(اللغۃ) استف اکل السفوف والترب التراب وضمیر لہ راجع الی امرؤ والطول المن (المعنی) اور مین کھاتا ہون مٹی زمین کی تاکہ نہ پسند کیے میرے اوپر اپنے احسان کو کوئی شخص بخشش کرنے والا۔ مقصود یہ ہے کہ مین غیرت دار اور باحمیت ہون کہ جب بھوکا ہوتا ہون تو خاک پھانک کے بسر کرلیتا ہون تاکہ کسی شخص کو اطلاع نہ ہو کہ وہ مجھ پر کچھ بخشش کرے اور مین اوس کا احسان مند بنون

۲۳ وَلَوْلَا اجْتِنَابُ الذَّامِ لَمْ یُلْفَ مَشْرَبٌ یُعَاشُ بِہٖ اِلَّا لَدَیَّ وَمَاْکَلُ

(اللغۃ) الذام العیب والذم وتلف یوجد (المعنی) اور اگر نہ ہوتا (میرا) پرہیز کرنا معیوب کامون سے تو نہ پایا جاتا کوئی سیرابی کا مقام کہ جس سے زندگی بسر کیجائے اور نہ کوئی کھانے کا محل مگر میرے پاس۔

شعر سابق مین جب اپنے فقر و فاقہ کا اظہار کیا تو اوس سے توہم ہوسکتا تھا کہ یہ طلب رزق سے عجز کیوجہ سے ہی تو اس توہم کو اس شعر سے دفع کیا اور اس کو علماے معانی و بیان تتمیم سے تعبیر کرتے ہین اور اوسکی مثال یہ ایت ہے واتی المال علی حبہ اتی المال سے توہم ہوتا تھا کہ اونکو ضرورت نہ ہوگی مال کی اس اشتباہ کو دفع کیا علی حبہ سے اسکا حاصل یہ ہے کہ مین عیب و مذمت سے بچتا ہون اسوجہ سے فقیر و مفلس دکھائی دیتا ہون اگر ایسا نہ ہوتا تو میرے پاس ماکل و مشارب

میں سے ہر چیز کی فراوانی پائی جاتی۔

۲۴ وَلٰكِنَّ نَفْسًا حُرَّةً لَا تُقِيمُ بِي عَلَى الذَّامِ إِلَّا رَيْثَمَا أَتَحَوَّلُ

(اللغۃ) الذام العیب والذم ویروی الضیم وھو الظلم والریث القدر یقال مایلبث الا ریثما کذا ای قدرہ (المعنی) اور لیکن میرا نفس شریف ہے کہ مجھے قائم رکھتا مجھکو عیب و مذمت پر مگر اتنی دیر کہ میں اوس سے ہٹ جاؤں۔

۲۵ وَأَطْوِي عَلَى الْخَمْصِ الْحَوَايَا كَمَا انْطَوَتْ خُيُوطَةُ مَارِيٍّ تُغَارُ وَتُفْتَلُ

(اللغۃ) اطوی ای الف والخمص ضمور البطن وبالفتح الجوع والحوایا جمع حویہ ما تحوی فی البطن من الامعاء والخیوط جمع الخیط والھاء لتانیث الجمع کقولھم حجارۃ والماری وقیل ماذی بالزاء المعجمۃ رجل یجید الفتل وتغار تحکم من اغار الحبل ای شد فتلہ (المعنی) اور میں لپیٹتا ہوں بھوک کے اوپر امعا کو جس طرح لپیٹے ہیں تاگے ماری کے جو مضبوط کیے گئے ہوں اور بٹے گئے ہوں حاصل کلام یہ ہے کہ میں بھوک پر صبر کرتا ہوں اور آنتوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اسطرح لپٹتی ہیں جیسے تاگا جب مضبوط بٹا جائے تو اسکے تار لپٹ جاتے ہیں۔

[illegible] ۱۲ منہ

۲۶ وَأَغْدُو عَلَى الْقُوتِ الزَّهِيدِ كَمَا غَدَا أَزَلُّ تَهَادَاهُ التَّنَائِفُ أَطْحَلُ

ویروی واعدو علی القوت الزھید کما عدا (اللغۃ) القوت المسکۃ من الرزق والزھید القلیل والازل الذئب الخفیف الجسم وتھاداہ من الھدیۃ ومعناہ انہ کلما خرج من تنوفۃ دخل فی اخری والتنائف

جمع تنوفة المفازة او الارض الواسعة البعيدة الاطراف او الفلاة لا ماء فيها ولا انيس والاطحل من الطحلة بالضم لون بين الغبرة والسواد ببياض قليل وهو لون الذئب (المعنی) اور میں صبح کرتا ہون قوت قلیل پر جس طرح صبح کرے وہ بھیڑیا جسے ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہون جنگلی (ایک جنگل دوسرے جنگل کی طرف بطور تحفہ کے اوس بھیڑیے کو پیش کرتا ہے) اور جو خاکستری رنگ کا ہو۔ حاصل یہ ہے کہ مین تھوڑے ہی سے رزق پر قناعت کرتا ہون اور مین قلیل پر قناعت اور سرعت سیر مین اس بھیڑیے کے مثل ہون جو ایک جنگل سے دوسرے جنگل مین پھرا کرتا ہے۔

۲۷ غدا طاویا یعارض الریح ھافیا یخوت باذناب الشعاب و یعسل

(اللغة) الطاوی الجائع وخالی البطن و یعارض من عارضه ای سار حیاله وھافی من ھفا ای اسرع او جاع و یخوت من خات البازی انقض علی الصید والمراد انه یسمع لعدوه صوتا کصوت انقضاض العقاب وقیل یخوت بمعنی یختطف والاذناب الاواخر والشعاب جمع شعب بالکسر الطریق فی الجبل ومسیل الماء فی بطن ارض و یعسل یضطرب فی عدوه (المعنی) وہ ایسا بھیڑیا ہے کہ صبح کی ہے اوسنے اس حالت مین کہ وہ مقابلہ کرتا ہے ہوا کا تیز روی مین ایسی حالت مین کہ وہ جھپٹتا ہے ٹکڑون پر گھاٹیون کے اور بیچینی کے ساتھ چلتا ہے محصل یہ ہے کہ وہ بھیڑیا اتنا تیز رفتار ہے کہ ہوا سے

ہوا سے مقابلہ کرتا ہے اور اوسکی گھاٹیون مین چلنے سے ایسی آواز آتی ہے جیسے عقاب کے شکار پر ٹوٹنے مین آواز آتی ہے اور وہ اپنی رفتار مین مضطرب ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ اضطراب بمشی ذئب کے خواص سے ہے بلکہ بھیڑیے کو ذئب اسی وجہ سے کہتے ہین لانہ یتذاءب ای یضطرب فی مشیہ۔

۲۸ فَلَمَّا لَوَاہُ الْقُوتُ مِنْ حَیْثُ اَمَّہٗ دَعَا فَاَجَابَتْہُ نَظَائِرُ نُحَّلُ

(اللغۃ) لواہ ای دفعہ یقال لویت الرجل عن حاجتہ لیا ولیانا اذا صرفتہ عنہا وامہ قصدہ ومنہ قولہ تعالیٰ آمین البیت الحرام ای قاصدیہ والنظائر الامثال یرید ذئابا یشبہ بعضہا بعضا والنحل الضوامر المہازیل (المعنی) پس جبکہ اوس کو ٹالا ارزق نے جس طرف سے کہ اُسنے قصد کیا تھا تو وہ پکارا پس جواب دیا اوسکی آواز کا ویسے ہی بھیڑیون نے کہ جولاغر جسم ومتغیر رنگ تھے مقصود یہ ہے کہ اوس بھیڑیے کا وصف کرتا ہے کہ جب وہ بھیڑیا تمام طرف طعام ڈھونڈھ چکا اور کہین نہ ملا تو اُسنے آواز دی اور اوسکی آواز پر بہت سے اوسی طرح کے بھیڑیے جولاغر تھے اوسکے پاس جمع ہو گئے۔

۲۹ مُہَلْہَلَۃٌ شِیْبُ الْوُجُوْہِ کَاَنَّہَا قِدَاحٌ بِکَفَّیْ یَاسِرٍ تَتَقَلْقَلُ

وفی نسخۃ مہلہلۃ شیب کان وجوہہا (اللغۃ) مہلہلۃ رقیقۃ اللحم یقال ہلہل الثوب ای ارق نسجہ ومنہ سمی المہلہل الشاعر مہلہلا لانہ اول من ارق الشعر والہاء الثانیۃ زائدۃ واصلہ من الہلال

ای رقیقة کانها اهلة لرقتها وضمرها والشیب البیض والقداح جمع قدح وهو
السهم قبل ان یراش ویرکب علیه نصله والیاسر للقامر بالازلام وتتقلقل
ای تتحرک (المعنی) وہ بھیڑیے ایسے ہین جو لاغر ہین اور چہرے جنکے سفید ہین
کہ گویا وہ تیر ہین جو دونون ہاتھون مین قمارباز کے مضطرب ہوتے ہین بھیڑیون
کی لاغری اور حرکت مین تیرون سے مثال دی ہے۔

اَوِ الخَشْرَمُ المَبْعُوْثُ حَثْحَثَ دَبْرَہٗ　　مَحَابِیْضُ اَرْسَاھُنَّ سَامٍ مُعَسِّلٖ ۳۰

(اللغة) الخشرم کجعفر جماعة النحل والزنابیر واحدته بهاء وحثحث حرک
والدبر ایضا جماعة النحل والزنابیر والمحابیض جمع محبض هی قضبان یستخرج
بها العسل ویطرد بها الزنابیر وارساهن اثبتهن وفی نسخة اردا هن
یعنی انزلهن والسامی المرتفع لطلب العسل والمعسل الذی یستخرج العسل
(المعنی) یا شہد کی مکھیان جو اڑا دی گئی ہین کہ حرکت دی ہے اون کی
جماعت کو اون لکڑیون نے کہ جنکو قائم کیا ہے بلند ہونے والے شخص نے جو شہد
نکالنے والا ہے۔ یہ عطف ہے قداح مکیفے یاسر تتقلقل پر اور محصل یہ ہے کہ بھیڑیے
ایسے تھے کہ جیسے تیر قمار ہون یا جیسے شہد کی مکھیان جنکو چھتے سے اونکے اڑا
دیا گیا ہے کہ اونکے چھتے کو مضطرب کر دیا ہے اون لکڑیون نے جنکو ایسے شخص
نے اٹھایا ہے جو کسی چیز پر بلند ہوا ہے شہد نکالنے کے لیئے تو پہلے تشبیہ لاغری
وتحرک مین دی گئی تھی اور دوسری صرف اضطراب اور نالہ وصیحہ مین تشبیہ

یعنی جب کہ جیسے شہد کی مکھیاں جب اپنے چھتے سے اڑادی جاتی ہیں تو بھنبھناتی
ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں اور مضطرب ہوتی ہیں اسی طرح مجتمع ہوکے یہ
بھیڑیے چیخے اور شور کرتے ہیں۔

٣١ مُهَرَّتَةٌ فُوهٌ كَأَنَّ شُدُوقَهَا　　شُقُوقُ العِصِيِّ كَالِحَاتٌ وَبُسَّلُ

(اللغة) المهرتة الواسعة الاشداق. المهرت للاسد والفوه جمع
افوه والمؤنث فوهاء واسع الفم ومن تخرج اسنانه من الشفتين مع طولها
والشدوق جمع شدق بالكسر وبفتح جانب الفم والكالحات العبوسات
الشديدات من كلح كمنع كلوحا تكشر في عبوس وبسّل جمع باسل كريه المنظر
(المعنی) ایسے بھیڑیے جنکے دہانے پھیلے ہوئے ہیں اور منہ بڑے ہیں
گویا باچھیں انکی شگاف لکڑیوں کے ہیں اور وہ بھیڑیے ترش رو کریہ منظر ہیں

٣٢ فَضَجَّ وَضَجَّتْ بِالبَرَاحِ كَأَنَّهَا　　وَإِيَّاهُ نُوحٌ فَوْقَ عَلْيَاءَ ثُكَّلُ

ویروی اذا هی ضجت بالبراح کانها (اللغة) ضج صاح والبراح کسحاب
المتسع من الارض لا زرع بها ولا شجر وایاه منصوب معطوف علی الضمیر
فی کانها والنوح النساء النوائح والعلیاء البقعة المرتفعة والثکل جمع
ثاکل وهی الفاقدة للزوج او الولد (المعنی) پس آواز بلند کی اس بھیڑیے
نے اور آواز بلند کی ان سب نے چٹیل میدان میں گویا وہ سب بھیڑیے اور وہ
بھیڑیا نوحہ کرنے والی عورتیں ہیں بلند جگہ پر جو پسر گم کردہ ہوں۔ حاصل یہ ہے

کر وہ بھیڑیا بسبب طعام نہ ملنے کے چیخا اور اوسکی آواز کے ساتھ سب دوسرے
بھیڑیے جو اوسکے پاس جمع ہوگئے تھے وہ بھی چیخے بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ
کسی اپنے محبوب کے غم میں نوحہ و شیون کر رہے ہیں اور فوق علیاء کی
قید شاید اس غرض سے ہو کہ بلند مقام پر کی آواز دور تک پھیلتی ہے اور
کونجتی ہے ۔

وَاَغضَی وَاَغضَتْ وَاتَّسی وَاتَّسَتْ بِہِ   مَرَامِیلُ عَزَّاهَا وَعَزَّتْهُ مُرْمِلُ ٣٣

(اللغة) اَغضی الاغضاء ادناء الجفون بعضها من بعض وَالتّسی من الاسوة
وهی الاقتداء ومعنی قوله اتّسی واتّست به ان کلا منهما حاله کحال الآخر
والمرامیل جمع مرمل من ارمل القوم ای نفد زادهم والاصل مرامل فاشبع
کسرة للمیم فنشأت الیاء وضمیر المفعول فی عزته عائد الی مرمل (المعنی)
اور چشم پوشی کی اوسنے اور چشم پوشی کی اون سب نے اور اوسکو صبر آیا اونکی
حالت دیکھ کے اور اونکو صبر آیا اوسے دیکھ کر گویا کہ وہ بھیڑیے بے مالی فقرا
تھے کہ جنکو تسلی دی تھی ایک فقیر نے اور اونھون نے اوسکو تسلی دی تھی جسکا حاصل
یہ ہے کہ جب انمین سے کسی کو رزق نہ ملا تو وہ بھیڑیا ساکت ہوگیا اور سب بھیڑیے
ساکت ہوگئے اور ہر ایک اون میں سے دوسرے کے لیے باعث تسلی و ثبات ہوا
جسطرح جب بہت سے فقیر ہون تو ایک کو دوسرے کو دیکھ کے صبر آجاتا ہے
یہی حالت انکی بھی ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھکے صبر پا جاتا ہے گویا یہ اشارہ

اس مضمون کی طرف کہ مرگ انبوہ جشنے دارد اور حدیث مین ہے کہ البلیۃ اذا عمت طابت۔

۳۴ فَبَکٰی وَشَکَتْ ثُمَّ ارْعَوٰی بَعْدُ وَارْعَوَتْ ۔ وَلَلصَّبْرُ اِنْ لَّمْ یَنْفَعِ الشَّکْوُ اَجْمَلُ

(اللغۃ) ارعوی رجع والشکو الشکایۃ (المعنی) شکایت کی اس نے اور رونے کی اون سبنے وہ بھیڑیا اور وہ بھیڑیے کھسیانے ہوکے رہ گئے اور اگر شکایت نفع نہ دے تو یقیناً صبر بہتر ہے مقصود یہ ہے کہ بولے وہ سب چیخے اور اپنی زبان مین گویا اونھون نے شکایت اپنی تکلیف کی کی لیکن جب استغاثہ وفریاد سے کوئی نتیجہ نہ نکلا تو آخر چپ ہوے اور جب شکایت نفع نہ دے تو صبر ہی عمدہ چیز ہے اور اس سے اشعار ہے اسطرف کہ انسان کو مصیبتون مین نالہ وفریاد نہ کرنا چاہیے بلکہ ضبط وصبر سے کام لینا چاہیے۔

۳۵ وَفَاءَ وَفَاءَتْ بَادِرَاتٍ وَکُلُّهَا ۔ عَلٰی نَکَظٍ مِمَّا یُکَاتِمُ مُجْمِلُ

(اللغۃ) فاء وفائت ای رجع ورجعت وبادرات ای مسرعات ومن ھنا سمی القمر لیلۃ اربعۃ عشر بدراً لانہ یبادر الشمس بطلوعہ ویروی بادیات والنکظ الجوع الشدید والمجمل ای یعامل صاحبہ بالجمیل (المعنی) اور پلٹا وہ بھیڑیا اور پلٹے وہ سب تیزی کے ساتھ ایسی حالت مین کہ وہ سب باوجود اس بھوک کے جسکو ہر ایک چھپائے ہوے تھا ایک دوسرے پر احسان پیش آنے والا تھا۔ حاصل یہ کہ انھون نے جب کوشش کی تحصیل طعام

ہین اور کہین سے میسر نہ آیا تو پلٹے دوڑتے ہوے مگر ہر ایک سخت بھوک
کے باوجود ایک دوسرے پر ظلم نہ کرتا تھا اور اشعار سے اس امر کی طرف
کہ شخص پر جتنی بھی مصیبتین اور سختیان پڑین ہمدردی سے اپنے بھائیون کی
غافل نہ ہونا چاہیے۔

۳۶ وَتَشْرَبُ أَسْآرِي الْقَطَا الْكُدْرُ بَعْدَمَا — سَرَتْ قَرَبًا أَحْنَاؤُهَا تَتَصَلْصَلُ

(اللغة) الاسآر جمع سؤر وهو البقية في الاناء بعد الشرب ومنه الحديث اذا شربتم فاسأروا اى ابقوا والقطا طائر معروف اسرع الطير ورادا والكدر المتغيرة جمع كدر بفتح الاول وكسر الثاني وسرت اى سارت عامة الليل والقرب سير الليل لورد الغد والاحشاء جمع الحشا ما في البطن ويروى احناؤها اى جوانبها الواحد حنو وتتصلصل اى تصوت (المعنى) اور پیتے ہین میرے اولش کو قطا خاکستری رنگ کے بعد اسکے کہ وہ چل چکتے ہین شب کو اور امعا اونکے آواز دیتے ہوتے ہین مطلب یہ ہے کہ مین اتنا تیز رو اور سریع السیر ہون کہ قطا طائر پیاسے ہون اور اتنے پیاسے کہ احشا اونکے بسبب خشکی کے آواز آرہی ہو اور شب بھر وہ پانی ہی کی تلاش مین چلے ہون اور چشمہ ہی پر وارد ہونے کے لیے اونھون نے شب روی کی ہے لیکن باوجود اسکے مین اُن سب سے پہلے چشمہ پر پہونچ کے سیراب ہوتا ہون کہ جب مین پی چکتا ہون تو وہ پہونچتے ہین اور میرے جھوٹے سے وہ سیراب ہوتے ہین مجھپر سبقت نہین پا سکتے۔

٣٧ هَمَمْتُ وَهَمَّتْ رَابِيَتَانِ وَأَسْدَلَتْ   وَشَمَّرَ مِنِّي فَارِطٌ مُتَمَهِّلُ

(اللغة) هممت ای عزمت وابتدرنا ای استبقنا وآسدلت یقال اسدل ثوبه ای ارخاه ویقصد المعنی استعمل الشاعر ای ارخت جناحیها فذهب تیهرها وفی روایة وبصرت وشمّر ای خف وقیل مر جادًا او مختالا والفارط المتقدم والمتمهل المتقدم فی الخیر او من لا یعجل فی الفعل وبل یکون علیه مهلة من امره

(المعنی) مین نے قصد کیا اور اُن قطا نے بھی قصد کیا اور ہم نے ایک دوسرے سے آگے جانا چاہا اور وہ قطا پرون کو ڈال کے رہ گئے اور سب میری کی مجھ سے ایک سابق شخص نے جو باطمینان چلنے والا ہے یعنے مین نے شاعر تصویر کھینچا ہے اپنے اور قطا کی ہمرفتاری اور مسابقت کی کہ مین نے بھی چشمہ کا رخ اور قطا بھی چشمہ کی طرف متوجہ ہوے لیکن مین آگے بڑھ گیا اور قطا تھک کے پیچھے رہ گئے۔ مصرع آخر مین صنعت تجرید ہے مقصود اپنی صفت ہے کہ مین فارط متمہل ہون لیکن اوسمین اتنا اظہار مبالغہ کیا کہ کہدیا شمّر منی فارط متمہل یعنے مجھ مین سبقت اور تقدم اتنا بڑھا کہ مجھ سے منتزع ہو کے ایک اور فارط متمہل آگے اُن سب کے نکل گیا۔

٣٨ وَوَلَّيْتُ عَنْهَا وَهِيَ تَكْبُو لِعُقْرِهِ   يُبَاشِرُهُ مِنْهَا ذُقُونٌ وَحَوْصَلُ

(اللغة) تکبو ای تسقط والعقر بالضم مؤخر الحوض او مقام الشاربة منه وییاشره ای یلامسه والذقون جمع ذقن بالتحریک مجمع اللحیین من اسفلهما

والحوصل اسفل البطن الى العانة من كل شئ (المعنى) بس مین پلٹا اُن
قطا کی طرف سے ایسی حالت مین کہ وہ گرے پڑتے تھے موخر چشمہ کے اوپر کہ
ملتے تھے اوس موخر چشمہ سے اونکی ٹھوڑیان اور سینہ - حاصل یہ ہے کہ مین قطا کے
اتنے قبل چشمہ پر پہونچا کہ مین پانی پی کے فارغ ہوگیا اور پلٹا اوسوقت وہ موخر
حوض پر پہونچے تھے اور بسبب تھکن یا بیتابی یا تعجیل کے سینون اور ٹھوڑیونکے
بل گرے ہوئے ڈگنڈ گا کے پانی پیتے تھے -

٣٩ كَاَنَّ وَغَاهَا حَجْرَتَيْهِ وَحَوْلَهُ   اَضَامِيمُ مِنْ سَفْرِ الْقَبَائِلِ نُزَّلُ
(اللغة) الوغا الصوت وحجرتيه اى جانبى الغدير والاضاميم جمع اضمامة
جماعات القوم ينضم بعضها الى بعض والسفر المسافرون يقال قوم سفر اى
ذوو سفر والنزل جمع نازل (المعنى) گویا آواز اُن قطا کی دونو طرف اور گرد
اوس چشمہ کے آواز ہے جماعتون کی مسافرین قبائل کے جنھون نے پڑاو کیا ہو
یعنے وہ اسطرح چیخ پکار رہے تھے اور اس طرح اونکی آواز گونجی ہوئی تھی جیسے
مسافران قبیلہ جب کسی منزل پر وارد ہوتے ہین تو اونکے شور و غل کی آوازین بلند
ہوتی ہین -

٤٠ تَوَافَيْنَ مِنْ شَتَّى اِلَيْهِ فَضَمَّهَا   كَمَا ضَمَّ اَذْوَادَ الْاَصَارِيمِ مَنْهَلُ
(اللغة) توافين اى اجتمعن من شتى اى من مواضع متفرقة وضمها اى
جمعها والاذواد جمع ذود من الابل ما بين الثلثة الى العشرة والاصاريم

جمع صنم بالاسم القلتہ من الابل واضافۃ الاذواد الی الاصاریم من قبیل اضافۃ الشئ الی نفسہ (المعنی) جمع ہوئے ہین یہ قطا متفرق مقامات سے اس نہر پر پس شامل ہوگئی وہ ہزاد انکو جسطرح جمع کر لیتا ہے جماعتون کو اونٹونکی چشمہ یعنے جسطرح جماعتین اونٹون کی چشمہ پر وارد ہوتی ہین تو اژدحام ہوتا ہے اوسی طرح یہ قطا اوس نہر پر مجتمع ہوگئے ہین۔

۱ع نَعَبَتْ غِشَاشًا ثُمَّ مَرَّتْ کَاَنَّهَا مَعَ الصُّبْحِ رَکْبٌ مِنْ أُحَاظَةَ مُجْفِلُ

(اللغۃ) عبّت ای شربت الماء من غیر مص وغشاشا ای قلیلا والمراد کونہ علی عجلۃ والرکب رکبان الابل خاصۃ دون غیرھا واحاظۃ قبیلۃ من الیمن اومن الاذد والمجفل المسرع (المعنی) پس سیراب ہوے وہ قطا تعجیل کے ساتھ پھر گذر گئے وہ گویا کہ وہ صبح کے وقت شتر سوار تھے قبیلہ احاظہ کے جو تیز رو تھے۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ جلدی مین آکے اون جماعت قطانے پانی پیا پھر وہ صبح ہوتے ہی تاریکی باقی رہی تھی کہ چلے گئے اور اس سے مقصود اونکی عجلت اور سرعت ہے اور نتیجہ اس سے یہ ہے کہ باوجود اونکی اتنی جلدی مین ہونے کے مین اونکے پہلے پانی پیکے نکلتا ہون۔

۲ع وَآلَفُ وَجْهَ الْأَرْضِ عِنْدَ افْتِرَاشِهَا بِأَهْدَأَ تُنْبِيهِ سَنَاسِنُ قُحَّلُ

(اللغۃ) آلف من الالف وھو الانس والاھدا شدید الثبات والموصوف محذوف ای منکب اھدا وتنبیہ ترفعہ وتبعدہ والسناسن جمع سنسن

حروف فقار الظهر وهی مغارز رئوس الاضلاع وقحل جمع قاحل وهو الیابس
(المعنی) اور مین مانوس ہوتا ہون روے زمین سے جب مین اوسکو اپنا فرش
بناتا ہون ایسے مستحکم کاندھے کے ساتھ جسکو بلند کیے ہوے ہین پسلیان کہ جو
لاغر و خشک ہین حاصل معنی یہ کہ مین ایسا جفاکش ہون کہ مجھے بستر کی احتیاج
نہین اور زمین پر سونیکی عادت پڑ گئی ہے لہذا اوسی پر سوتا ہون کروٹ سے
کاندھے کے بھل اور بظاہر اسکا فائدہ یہ ہے کہ عرب کا یہ مقولہ ہے کہ کروٹ سے
لیٹنا مورث غفلت نہین ہوتا چنانچہ ابو کبیر ہذلی نے تابط شرا کی مدح مین بھی کہا تھا

ما ان يمس الارض الا منكب ... منه وحرف الساق طي المحمل

واعدل منحوضا كان فصوصه ... كعاب دحاها لاعب فهي مثل ۲۵

(اللغة) اعدل ای اتوسد او اسوی تحت راسی ذراعا منحوضا ای الذی قد ذهب
لحمه والفصوص جمع فص ملتقی کل عظمین والکعاب جمع کعب وهو العظم
المکعب الذی یلعب به ودحاها بسطها ومنه قوله تعالی والارض بعد ذلک
دحٰها والمثل جمع ماثل وهو المنتصب الشاخص (المعنی) اور سر کے
نیچے بجاے تکیہ رکھتا ہون ایسی کہنی کہ جو بے گوشت ہے گویا کہ ہڈیان اوسکی
مکعب گیڑیان ہین کہ جنکو پھیلایا ہے کسی کھیلنے والے نے پس وہ قائم ہین اعدل
کا عطف ہے الف پر اور حاصل معنی یہ ہے کہ جفاکش اتنا ہون کہ تکیہ کی بھی
پرواہ نہین کرتا اپنے لاغر ہاتھ کو جس کا گوشت گھل گیا ہے سر کے نیچے بجاے

تکیہ رکھ لیتا ہون کہ اوس پیت ہڈیان ایسی ہین جیسے کہ پڑیان کسی بازی گرکی
جنکو اوس نے زمین پر پھینکا ہے اور وہ قایم ہین۔

٤٦ فَاِنْ تَبْتَئِسْ بِالشَّنْفَرىٰ اُمُّ قَسْطَلٍ — لَمَا اغْتَبَطَتْ بِالشَّنْفَرىٰ قَبْلُ اَطْوَلُ

(اللغة) تبتئس تکرہ وتحزن والشنفری یرید بہ نفسہ ولا یبعد انہ من
الشنفار وھو الخفیف وسمی بذالک لخفة سیرہ فانہ شاعر عداء لا یلحقہ
الخیول ومنہ المثل اعدی من الشنفری وقیل ھو ماخوذ من قولہم
اذن شنفاریة اذا کثر شعرھا فسمی بذلک لکثرة شعرہ وقال الزمخشری
ھو العظیم الشفتین ونقل المبرد عن ابی العباس الشنفری البعیر
الضخم وسمی بہ لعظم جسمہ وام قسطل الحرب سمیت بذلک لان الحرب
تثیر القسطل ای الغبار وقولہ فلذلک تسبب الیہ ولا اغتباط السرور
(المعنی) پس اگر غمگین ہوئی ہے شنفری کے فراق سے جنگ تو اوس کا
خوش ہونا شنفری کے سبب سے قبل ہین طولانی ہے یعنے اب اگر مین پیری
یا ضعف کی وجہ سے جنگ مین نہین جاتا اور جنگ میرے نہ ہونے سے مغموم ہوئی
ہے اسلیئے کہ اوسکا حق کوئی ادا نہین کرتا تو کوئی رنج کی بات نہین ہے اسکے
قبل بہت زمانہ ایسا گذرا ہے کہ مین اوسمین کارنمایان کرچکا ہون اور وہ
میرے کارنامون سے خوش ہوچکی ہے۔

٤٧ طَرِيدُ جِنَايَاتٍ تَيَاسَرْنَ لَحْمَهُ — عَقِيرَتُهُ لِاَيِّهَا حُمَّ اَوَّلُ

اللغۃ) الطرید المطرود ای ما طرد تہ من صید او غیرہ والجنایۃ
جمع الجنایۃ وھی الجریرۃ وما یفعلہ الانسان من الظلم والجور وتیاسرن
ای تقامرن او تقاسمن والعقیرۃ اللحم وحم قضی وقدر واول مبنی
علی الضم للقطع عن الاضافۃ والتقدیر لاَیھا حم اول شیئ
والمعنے) وہ (شنفری) ایسا شکار ہے جنایتون کا کہ وہ تقسیم کر لیتے ہین
اوسکے گوشت کو جسم اوسکا جسکے لیے بھی پہلے معین ہو جائے ۔حاصل کلام
یہ ہے کہ مین ہمیشہ غارت گری کیا کرتا ہون اور لوگون کی جنایتین کرتا
رہتا ہون تو میرا تمام جسم جنایتون کا حصہ ہے وہ اپنے درمیان مین تقسیم
کرتی ہین تو گویا جتنے اعضا میرے جسم مین ہین اوتنی ہی جنایتین مجھسے
متعلق ہین اب جس جنایت کے حصہ مین وہ جسم پہلے آجائے اوسی کا حصہ ہوجاویگا
تَنَامُ اِذَا مَا نَامَ یَقْظٰی عُیُوْنُہَا ۔ حِثَاثًا اِلٰی مُسْتَکْرَہٍ تَتَغَلْغَلُ ٤٨
وفی نسخۃ اخری سراعا الی مکروھہا تتغلغل (اللغۃ) تنام اشارۃ الی
الجنایات وعینہا عن مستحقیھا والحثاث بمعنی السراع وتتغلغل
تتسرع (المعنی) سو جاتے ہین وہ لوگ جسکے جرم اوس نے کیے ہین جب
وہ سو جاتا ہے اس حالت مین کہ اونکی آنکھین بیدار رہتی ہین اور وہ
سریع ہوتے ہین اوسکے رنج رسانی کی جانب اور تیزی کرتے ہین
مقصود یہ ہے کہ مین نے بہت غارت گری کی ہے اور جرم لوگون کے
کیے ہین لہذا میرے مخالفین بہت زیادہ ہین یہانتک کہ جب مین

غافل ہوتا ہون اور وہ بھی سوتے ہین اوسوقت مجھ ادمکو مجھے ضرر پہونچانیکا
اور فریب کرنیکا دھیان رہتا ہے اور اسی کے تدابیر سوچا کرتے ہین اور مجکو
کمروہ پہونچانیکی فکرین کرتے رہتے ہین۔

۴۹ وَالِفُ ھُمُومٍ مَا تَزَالُ تَعُوْدُہٗ عِیَادًا کَحُمَّی الرِّبْعِ بَلْ ھِیَ اَثْقَلُ

ویروی اوھو اثقل (اللغۃ) الالف المستانس والعود والعیاد زیارۃ
المریض وحمی الربع التی تاخذ یوما وتدع یومین ثم تجیئ فی الیوم
الرابع وھی اصعب الحمی (المعنی) اور (شنفری) مانوس ہے غم ورنج
سے کہ ہمیشہ وہ غموم اوسکی عیادت کرتے رہتے ہین مثل چوتھی دن کی
باری سے آنے والے بخار کے بلکہ یہ اوس سے بھی زیادہ سنگین ہین یعنے
جسطرح یہ تپ بار بار آتی ہے اور پیچھا نہین چھوڑتی اسی طرح ہموم
میرا ساتھ نہین چھوڑتے حتی کہ گویا مجکو اون سے محبت ہوگئی ہے اور
مین اونکا الیف ہوگیا ہون

۵۰ اِذَا وَرَدَتْ اَصْدَرْتُھَا ثُمَّ اِنَّھَا تَثُوْبُ فَتَاْتِیْ مِنْ تُحَیْتُ وَمِنْ عَلُ

(اللغۃ) وردت بمعنی حضرت واصدر فی المشرعۃ والاصدار
الرد وتثوب ای ترجع ومنہ قولہ تعالیٰ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات
طوبی لھم وحسن ماب ای مرجع ویروی تنوب ایضا بمعنی ترجع
ومنہ تاب الیہ عقلہ ای رجع وفی نسخۃ ثالثۃ تئوب ایضا بمعناھما
ومنہ قولہ تعالیٰ جعلنا البیت مثابۃ للناس ای مرجعا ومنہ الثواب

لانہ یرجع الی المطیع وتحیت تصغیر تحت وانیتہ من عل بکسر اللام و ضمہا و من علا و من عال کلہا ای من فوق (المعنی) جب آتے ہین وہ ہموم تو مین اونکو پلٹتا ہون پھر وہ پلٹ آتے ہین پس آجاتے ہین نیچے سے اور اوپر سے حاصل یہ ہے کہ لاکھ مین ہٹاتا ہون رنج وغم کو مگر وہ غموم مجھکو چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور نیچے اوپر سے مجھ پر چھا جاتے ہین۔ اور تحیت کی تصغیر یعنے کچھ نیچے سے میرے اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ میرے قریب ہی رہتے ہین مین اونکو ہٹاتا بھی ہون تو وہ زیادہ دور نہین ہوتے کچھ ہٹ جاتے ہین۔

فَاِمَّا تَرَینِی کَابْنَۃِ الرَّمْلِ ضَاحِیًا ۔۔۔ عَلٰی رِقَّۃٍ اَحْفٰی وَلَا اَتَنَعَّلُ ۵۱

فَاِنِّی لَمَوْلَی الصَّبْرِ اَجْتَابُ بَزَّہٗ ۔۔۔ عَلٰی مِثْلِ قَلْبِ السِّمْعِ وَالْحَزْمَ اَفْعَلُ ۵۲

(اللغۃ) فاما ماز ائدۃ والمعنی ان ترینی وابنۃ الرمل الظبیۃ والبقرۃ وسمیتا بہا لانہما لا تکونان الا فی سہل الارض وقال بعض الحیۃ وقیل الوحشیۃ والضاحی البارز للشمس وعلی رقۃ ای حال ہزال فاحفی امشی بغیر خف ولا نعل ولا اتنعل ای لا البس النعل واما ذکر الثانی علی سبیل التوکید والمعنی واحد والمولی ہنا بمعنی الصاحب ای انا صاحب الصبر او بمعنی الاولی ای اولی بالصبر کما فی قولہ تعم مولاکم النار والصبر حبس النفس عن الجزع واجتاب البس من اجتاب القمیص لبسہ والبز الثیاب والسلاح ومنہ البزاز والسمع

بالکسر والذئب من الضبع ویزعمون انہ لا یموت حتف انفہ کالحیۃ وفی عدوہ اسرع من الطیر ووثبتہ تزید علی ثلثین ذراعا وفی المثل اسمع من سمع واما ولد الضبع من الذئب فھو السّبادۃ والنعل ما احتذی (المعنی) پس اگر تو مجھکو دیکھتی ہے مثل جنگلیوں کے یا سانپون کیطرح اسکو دھوپ مین برہنہ اور لاغر ننگے پیر ہون اور نعل پہنے ہوئے نہین ہون تو (کوئی عیب نہین ہے اسلیے کہ) مین صبر کرنے والا ہون کہ پہنا ہون لباس صبر کا ایسے دل پر جو سمع کے دل کا سا ہے اور ہوشیاری واحتیاط کی نعل پہنتا ہون۔ حاصل یہ ہے کہ موافق عادات عرب کے اپنی زوجہ سے خطاب کرکے کہتا ہے کہ تو مجھے اب اس فقر واحتیاج کی حالت مین اگر دیکھ رہی ہے کہ میرے پاس سایہ مین ٹھہرنے کیلیے جگہ تک نہین اور لباس بھی نہین دھوپ مین پھرتا ہون لاغری کے ساتھ ساتھ پیادہ پا بغیر نعل کے ننگے پانوُن تو اسمین کوئی عیب نہین اسلیے کہ اس لباس ظاہری کے بدلے مین صبر کا لباس زیب بدن کیے ہون اور اس نعل کے بدلے حزم وہوشیاری کی نعل میرے پانوُن مین ہے یعنی جسطرح کہ نعل انسان کو راستہ کے کانٹون اور سنگ ریزون سے بچاتی ہوئی منزل مقصود تک پہونچا دیتی ہے اوسی طرح ہوشیاری واحتیاط کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان مضرتون سے اور نقصانون سے محفوظ اپنے مقصود کو حاصل کر لیتا ہے لہذا مجھکو اس لباس ونعل کی وجہ سے لباس ونعل ظاہری کی پرواہ نہین رہی ہے۔

وَاُعْدِمُ اَحْيَانًا وَاَغْنٰى وَاِنَّمَا ۔ يَنَالُ الْغِنٰى ذُو الْبُعْدَةِ الْمُتَبَذِّلُ ٥٣

(اللغة) اعدم اى افتقر والاحيان جمع حين وهو وقت مبهم يصلح لجميع الازمان طال او قصر واغنى من الغنى بالكسر ضد الفقر والبعدة بالضم اسم للبعد والمراد به البعد فى الهمة وفى نسخة البغية بمعنى الطلب والمتبذل الذى لا يصون نفسه (المعنى) اور کبھی میں فقیر ہوتا ہون اور کبھی غنی ہوتا ہون اور بس تونگری اوسی شخص کو ملتی ہے جو بعید ہمت ہو اور اپنے رکھ رکھاؤ کی اوسی پروا نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ مین کبھی فقر و فاقہ مین بسر کرتا ہون اور کبھی مالدار ہوجاتا ہون اور میرا فقیر ہونا اور مالدار ہونا عجیب نہین ہے اسلیے کہ مال وہ شخص پاتا ہے جو بعید ہمت ہو اور اوسکے ساتھ ساتھ عار سے اپنی حفاظت نہ کرے بلکہ جو طریقہ تحصیل معاش کا ہو اوسے اختیار کرلے اور مین عار سے بچتا ہون لہذا مال مجھے نہین ملتا۔

فَلَا جَزِعٌ مِنْ خَلَّةٍ مُتَكَشِّفٌ ۔ وَلَا مَرِحٌ تَحْتَ الْغِنٰى اَتَخَيَّلُ ٥٤

(اللغة) الجزع كالكتف الذى لا يكون صابرا والخلة الحاجة والفقر والخلة تدعو الى السلة اى الى السرقة والمتكشف الذى يظهر فقره والمرح مثل الفرح والنشاط والتخيل اى التكبر (المعنى) پس نہ مین جزع و فزع کرنے والا ہون فقر سے کہ میرا فقر و فاقہ ظاہر ہوجائے اور نہ زیادہ خوش ہونے والا ہون ثروت کے وقت کہ تکبر کرون جسوقت مین کہ غنی

اپنے زمانہ کی دو قسمین کرچکا کہ کبھی مین غنی ہوتا ہون اور کبھی فقیر ہوتا ہون تو اب ہر حالت مین اپنی کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ جب مین فقیر ہوتا ہون تو نالہ و زاری نہین کرتا کہ میرا حال سب پر کھل جائے بلکہ صبر سے کام لیتا ہون اور جب مالدار اور غنی ہوتا ہون تو اکڑتا نہین اور غرور و تکبر سے کام نہین لیتا یعنے مین بردبار اور صاحب وقار ہون نہ فقر کے وقت فریاد کرتا ہون اور نہ ثروت کے بعد تکبر کرتا ہون اور اس سے اشعار ہے اس جانب کہ مصیبت کے وقت انسان کو نالہ و فریاد نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر ایسا کرے گا تو اسکا حال دوسرون کو معلوم ہوجائیگا اور جب انسان صاحب ثروت ہو تو تکبر اور نشاط نہ کیے اسلیے کہ اگر ایسا کرے گا تو دوسرے بے مالدارون کی خاطر شکنی ہوگی۔

۵۵ وَلَا تَزْدَهِي الْاَطْمَاعُ حِلْمِي وَلَا اُرَى سَمُوْدًا لِاَعْقَابِ الْاَحَادِيْثِ اَنْمُلُ

(اللغۃ) تزدھی تستخف والاطماع جمع طمع بمعنی الحرص وفی نسخۃ الاجمال واحدھا جمل والحلم بالکسر الاناۃ جمعہ احلام والاحادیث جمع حدیث وھو الخبر ویروی الاقاویل وھو جمع اقوال جمع قول وانمل ای انم من النملۃ مثلثۃ النمیمۃ او اکذب من النملۃ کفرحۃ الکذب یقال فیہ نملۃ ای کذب (المعنی) اور طمع و حرص میری بردباری کو دور کر کے مجھے ہلکا نہین کرتی اور نہ مین (کبھی) ایسا (عادت والا) دکھائی دیتا ہون کہ لوگون کی بات سننے کے بعد اوسین

زیادہ کھوج کرون اور چغلیان کھاؤن۔ حاصل یہ ہے کہ مین حریص وطامع
نہین ہون کہ طمع میری بردباری وتحمل کو دور کردے اور مین ایسا نہین کرتا
کہ کوئی مجھ سے بات چھپاکے تو خواہ مخواہ مین اوس سے سوال کیے جاؤن
کہ کیا ہوا اور نہ بعد باتون کے لگائی بجھائی کرتا ہون اور باعث
فتنہ ہوتا ہون اور اسمین تعلیم ہے اس امر کی کہ انسان کو فتنہ وفساد
کی باتون کو پھیلانا نہ چاہیے اور نمامی مناسب نہین ہے۔

٥٦ وَلَيْلَةِ نَحْسٍ يَصْطَلِي الْقَوْسَ رَبُّهَا   وَاَقْطُعَهُ اللَّاتِي بِهَا يَتَنَبَّلُ
٥٧ ازیز دَعَسْتُ عَلَى غَطْشٍ وَبَغْشٍ وَصُحْبَتِي   سُعَارٌ وَاِرْزِيزٌ وَوَجْرٌ وَاَفْكَلُ

(اللغۃ) الواو واو رب والنحس الریح الباردۃ ویصطلی ای یقاسی
حر النار وشدتھا والاقطع جمع قطع ھو سھم قصیر عریض النصل
ویتنبل ای یرمی بھا ودعست بمعنی طعنت والغطش الظلام
ومنہ قولہ تم اغطش لیلھا واخرج ضحٰھا والبغش المطر الضعیف
وھو فوق الطش والسعار شدۃ الجوع والارزیز بالکسر برد
صغار کالثلج والوجر الخوف والافکل کاحمد الرعدۃ (المعنی)
اور بہت سی راتین ہین ایسی کہ تاپتا ہے کمان سے اوسکا مالک
اور اپنے اون تیرون سے جنکو وہ وقت جنگ پھینکتا ہے غارتگری
کی ہینے باوجود تاریکی کے اور ہلکی ہلکی بارش کے ایسی حالت مین کہ
میرے ساتھیون کے قائم مقام بھوک تھی اور اولے تھی اور خوف تھا

اور لرزہ ہوتا حاصل یہ ہے کہ بہت سی سخت راتون مین جنکی خشکی کی یہ حالت تھی کہ کمان والے اپنی کمانون اور تیرون سے تاپ تاپ کے سردی کو دور کرتے تھے اتنی سخت و سرد راتون مین مینے دشمنون پر غارت گری کی ہے باوجودیکہ موانع بھی موجود تھے تاریکی تھی اور ہلکی سی بارش بھی ہو رہی تھی اور مین تنہا بھی تھا کوئی ساتھی نہ تھا سواے بھوک کے اور چھوٹے اولون کے اور خوف کے اور اوس لرزہ کے جو جسم مین بسبب سردی یا ڈر کے تھا بس یہی چار میرے ساتھی تھے۔ کمان تاپنے سے انتہاے شدت کا اظہار ہے کہ اتنی شدت سرما کی ہو کہ تیر کمان ایسی عزیز چیز تاپنے مین صرف کی جاتی ہے اس سے بڑھ کے شدت سردی کی عرب کے نزدیک نہین ہوسکتی۔

۵۸ فَأَيَّمْتُ نِسْوَانًا وَأَيْتَمْتُ إِلْدَةً ۔ وَعُدْتُ كَمَا أَبْدَأْتُ وَاللَّيْلُ أَلْيَلُ

(اللغۃ) أيمت ای جعلتهن ایامی وهی جمع ایم لکل من لا زوج لها بکرا او ثیبا ومنه قوله تعالیٰ: انکحوا الایامی منکم الآیۃ وایتمت ای ترکتهم ایتاما والالدۃ جمع ولد وعدت ای رجعت وابدأت بمعنی ابتدأت وکما ابدأت صفة لمصدر محذوف وما مصدریۃ والتقدیر مع المعنی عدت عودا کابدائی والیل الیل طویل شدید او شدید لیالی الشهر ظلمة او اللیلة الثلثین وقیل ثابت الظلمة مستحکما یقال نهار انهر وشهر اشهر ودهر داهر اذا اکمل

(المعنی) پس مینے بیوہ کر دیا کچھ عورتون کو اور یتیم کر دیا کچھ بچون کو اور پلٹا مین اُسی شان سے جسطرح آیا کی تھی ایسی حالت مین کہ رات بہت تاریک تھی یعنی جب مین نے اُس رات مین غارت گری کی تو بہت سے لوگون کو قتل کر کے اونکی زوجہ کو بیوہ بنا دیا اور بہت سے شخصون کو مار کے اونکے بچون کو یتیم کر دیا اور پھر پلٹ آیا اس طرح کہ پلٹنے کی حالت مین بھی ویسا ہی صحیح و سالم تھا جیسا وقت شروع جنگ تھا اور رات کی تاریکی اپنی شدت و سختی پر باقی تھی۔

۵۹ وَاَصْبَحَ عَنِّیْ بِالْغُمَیْصَاءِ جَالِسًا ۔ فَرِیْقَانِ مَسْئُوْلٌ وَاٰخَرُ سَائِلُ

(اللغۃ) الغمیصاء موضع بنجد والجالس من اتی الجالس وھی نجد یقال جلس اذا اتی الجلس ای نجد کما یقال اتھم اذا اتی تھامۃ (المعنی) اور صبح کی مقام غمیصاء پر نجد مین ٹھہرے ہوے دو گروہون نے کہ ایک سے سوال کیا جا رہا تھا میرے متعلق اور دوسرا سوال کر رہا تھا۔ حاصل یہ ہے کہ رات کو جو مین نے غارت گری کی اور صبح ہوئی تو اوسکے چرچے ہونے لگے مقام غمیصاء مین کہ جو نجد مین ہے کچھ لوگ میرے حالات پوچھ رہے تھے اور کچھ لوگ بتا رہے تھے

۶۰ فَقَالُوْا لَقَدْ ھُرَّتْ بِلَیْلٍ کِلَابُنَا ۔ فَقُلْنَا اَذِئْبٌ عَسَّ اَمْ عَسَّ فُرْعُلُ

(اللغۃ) ھرّت ای صوتت وعسّ طاف باللیل ومنہ یسمی الذئب عسوسا وعسناسا و فرعل بالضم ولد الضبع جمعہ فراعل وفی المثل اغزل من فرعل

(المعنی) پس کہا اون لوگون نے کہ چیخیے تھے شب کو ہمارے کتے تو ہم نے کہا
کہ آیا کوئی بھیڑیا آیا ہے یا کوئی بجو آگیا ہے۔ شاعر تصویر کھنچتا ہے اُن لوگون
کی تحیر اور تعجب آمیز مکالمہ کی کہ وہ لوگ آپس مین یہ چرچا کر رہے تھے کہ شب کو
ہمارے کتے چیختے تھے تو ہمنے کہا کہ انکے چلانے اور شور کرنیکا سبب کیا ہے
کیا کوئی بھیڑیا رات کے وقت گھر کے گرد پھر رہا ہے یا کوئی بجو کا بچہ آگیا ہے
اسوجہ سے یہ بھونک رہے ہین۔

٦١ فَلَمْ يَكُ اِلَّا نَبْأَةٌ ثُمَّ هَوَّمَتْ فَقُلْنَا قَطَاةٌ رِيعَ اَمْ رَاعَ اَجْدَلُ

(اللغة) النبأة الصوت الخفی وھومت ای نامت بعد النباح وریع
افزع والاجدل الصقر (المعنی) پس کچھ نہ تھا مگر ایک چھوٹی سی آواز کتوں کی
پھر وہ خاموش ہوگئی تو ہمنے کہا کہ کوئی قطا ڈرایا گیا ہے یا کوئی شکرا ڈراگیا ہے
حاصل کلام یہ ہے کہ شب کے واقعہ کا اظہار وہ لوگ کر رہے ہین کہ پس
ایک پست آواز دور سے آئی اور پھر خاموش ہوگئی تو ہم نے کہا کہ کیا کسی نے
آشیانون مین چکورون کو ستا دیا ہے جس سے کتے بھونکتے ہین یا شکرے
پریشان کیے گئے ہین۔

٦٢ فَاِنْ يَكُ مِنْ جِنٍّ لَاَبْرَحُ طَارِقًا وَاِنْ يَكُ اِنْسًا مَاكَهَا الْاِنْسُ تَفْعَلُ

(اللغة) البراح الشدة والطارق الاتی باللیل وماکھا بمعنی ماکھذا
ولعل المراد بالجن البدوی وبالانس الحضری (المعنی) پس اگر وہ (آیا ہو)

جنات سے تھا (یعنے بدوی تھا) تو سخت ترین آنے والا تھا اور اگر انسان
(یعنے شہری شخص) تھا تو شہری لوگ تو ایسا کرتے نہین۔ حاصل معنی یہ ہے کہ
پھر اظہار خیالات ہو رہا ہے شب کو آنے والے کے متعلق کہ وہ کوئی صحرائی
عرب تھا یا شہری شخص تھا اگر صحرائی تھا تو بڑی بلا کا آدمی تھا جس نے
اتنی سخت وسرد رات مین غارت گری کی اور اگر کوئی شہر والا آدمی تھا تو شہر
کے لوگ ایسے ہوتے نہین کہ اتنی سرد شب کو لوٹ کرین اور غارتگری کو آئین۔

۶۳ وَيَوْمٍ مِنَ الشِّعْرَى يَذُوبُ لُعَابُهُ ۔۔۔ أَفَاعِيهِ فِي رَمْضَائِهِ تَتَمَلْمَلُ
۶۴ نَصَبْتُ لَهُ وَجْهِي وَلَا كِنَّ دُونَهُ ۔۔۔ وَلَا سِتْرَ إِلَّا الْأَتْحَمِيُّ الْمُرَعْبَلُ

(اللغۃ) الشعری کوکب معروف یطلع بعد الجوزاء وطلوعہ فی شدۃ الحر ومنہ
قولہم انہ ھو رب الشعری ویذوب لقیص یجید ولواب الشمس یقی کانہ
ینحدر من السماء اذا قام قائم الظہیرۃ تراہ کنسج العنکبوت ویدوی لعابہ
دہابمعنی واحد والافاعی جمع افعی حیۃ خبیثۃ والرمضاء الارض
الشدیدۃ الحرارۃ والتململ التحرک علی الفراش اذ لم تستقر علیہ من الوجع کانہا
علی ملۃ والملۃ الرماد الحار ونصبت ای اقمت والکن وقاء کل شئ وسترہ
والجمع اکنان قال اللہ عز وجل وجعل لکم من الجبال اکنانا والاتحمی برد من عمل
الیمن والمرعبل الممزق (المعنی) اور بہت سے دن ہین اون دنون مین
سے جنمین شعری طالع ہوتا ہے اور دوپہر کا وقت ہوتا ہے کہ سانپ اس

دن کے گرم زمین مین تڑپتے ہوتے ہین اُس دن کی گرمی سہنے کے لیے مینے
اپنا چہرہ نصب کردیا ایسی حالت مین کہ کوئی پردہ نہ تھا اُسکے سامنے اور کوئی حائل نہ تھا
مگر ایک میری چادر بوسیدہ پھٹی ہوئی تھی۔ حاصل کلام سلسلۂ سیاق سے یہ ہے کہ جسطرح سرداتون
مین مین نے غارتگری کی ہے اُسی طرح بہت سے گرم دن اس فصل گرما
مین کے کہ جسمین شعری طالع ہوتا ہے اور یہ وہ ستارہ ہے جو تمہارے گرما مین
نکلتا ہے ایسے وقت کہ دوپہر کا وقت ہو کہ آفتاب سے زمین تک چنگاریان
نکل رہی ہون اور سانپون کی یہ حالت ہو کہ وہ بسبب گرمی کے تپتی ہوئی
زمین پر کروٹین لے رہے ہون بایمعنی کہ گرمی کا اثر ظاہر ارض سے سرایت
کرکے باطن تک پہونچا ہو کہ سانپون کو اپنے مساکن مین چین نہین آتا
ایسے گرم دن تمازت آفتاب مین مینے سفر کے لیے منہ اُٹھا دیا اور کوئی حائل
ایسا نہین کہ میرے چہرے کو تمازت سے بچا سکے اور نہ میرے جسم پر کوئی
رکاوٹ تھی سوا سے ایک چادر کے جو بوسیدہ اور خراب حال تھی۔ اکثر گرمی مین
دوپہر کے وقت مکڑی کے جالے کا تار سا اُڑتا ہوا ہوا مین دکھائی دیتا ہے
اوسکو عرب مین لواب الشمس کہتے ہین اور ذوبان سے مقصود یہ ہے
کہ وہ تار ایسی گرمی کے وقت مین پگھل کر ہوا مین پراگندہ تھا یعنے بہت
گرمی کا وقت تھا۔

۶۵ وَدَنَا إِذَا هَبَّتْ لَهُ الرِّيحُ طَيَّرَتْ ‏:‏ لَبَائِدَ عَنْ أَعْطَافِهِ مَا تُرَجَّلُ

(اللغۃ) الضافی السابغ وھو صفۃ لمحذوف ای شعر ضاف عطفا علی قولہ الا تحجی المرعیل والآلبائد جمع لبیدۃ وھو ماتلبد من الشعر ای تداخل ولزق بعضہ بعض والاعطاف الجوانب وترجل ای تسرح من الترجیل ھو تسریح الشعر بالمشط او غیرہ (المعنی) اور (میرے سر کے) بڑے بڑے بال کہ جب ہوا چلتی ہے تو اڑا دیتی ہے گچھونکو اوسکے پہلوونسے کہ جنمین کنگھی نہین کیجاتی مقصود یہ ہے کہ مین جب اوس شدت گرما مین سفر کے لیے نکلتا ہون تو آفتاب سے روکنے والی میری جسم پر کوئی چیز نہین ہوتی مگر ایک پھٹی ہوئی چادر اور میرے سر کے بالون کا جھنڈ جنمین کنگھی نہین کی گئی ہے اسلیے کہ مجھے لوٹ اور غارتگری وغیرہ کے پیچھے اتنی مہلت نہین کہ اپنے سر کے بالون مین کنگھی کر لیا کرون تو جب ہوا چلتی ہے گچھے اون بالون کے جو مجتمع ہین پہلوؤن سے سر کے اڑتے ہین۔

بَعِیدٌ بِمَسِّ الدُّھْنِ وَالْفَلْیِ عَھْدُہٗ لَہٗ عَبَسٌ عَافٍ مِنَ الْغِسْلِ مُحْوِلٗ ۶۶

(اللغۃ) الفلی تنقیۃ الراس من القمل والعبس یبس الوسخ واصلہ ما یتعلق باذناب الشاء والیاتھا من الارواث والابعار والعافی الکثیر والغسل بالکسر ما یغسل بہ الراس من خطمی ونحوہ والمحول الذی اتی علیہ حول (المعنی) دور ہے چھونے سے تیل کے اور صفائی سے زمانہ ان بالون کا کہ اونمین صاف کرنے کی چیزون کے بدلے خشک میل بہت

بہت جما ہوا ہے جو سال بھر کا ہو گیا ہے - شاعر اپنی مصروفیت کو ترب اور
تفصیل علوم ترقی مین دکھاتا ہے کہ ایک عرصہ سے سر مین تیل نہین لگا ہے
اور وہ صاف نہین کیا گیا ہے - اور بسبب مین اون چیزون کے جنسے سر کو
صاف کیا جائے اوسمین سال بھر کا میل اکھٹا ہے

۶۷ وَخَرْقٍ كَظَهْرِ التُّرْسِ قَفْرٍ قَطَعْتُهُ بِعَامِلَتَيْنِ ظَهْرُهُ لَيْسَ يُعْمَلُ

(اللغة) الخرق الارض الواسعة تتخرق فيها الرياح والترس المجن والقفر
الخلاء من الارض والعاملتان الرجلان (المعنی) اور بہت سے ایسے
جنگل ہین مثل پشت سپر کے بے آب و گیاہ جنکی پشت کام مین نہین لائی
گئی تھی قطع کیا ہے مینے اونکو دو پیرون سے اپنے - حاصل شعر یہ ہے کہ
اکثر بے آب و گیاہ جنگل ہین جو مثل پشت سپر کے چٹیل میدان ہوتے ہین اونکو
اپنے پیرون سے قطع کرتا ہون کہ میرے قبل اوس زمین پر لوگ نہین چلے
ہین یعنے وہ راستہ متعارف نہین ہے بلکہ مین ہی اوس راستہ پر چلا ہون

۶۸ فَأَلْحَقْتُ أُولَاهُ بِأُخْرَاهُ مُوفِيًا عَلَى قُنَّةٍ أُقْعِي مِرَارًا وَأَمْثُلُ

(اللغة) الموفی المشرف والقنة بالضم اعلی الجبل والاقعی من الاقعاء وهو ان
يلصق الرجل اليتيه بالارض وينصب ساقيه ويتساند الی ما وراءه و
اقعی الكلب جلس علی استه وامثل ای انتصب قائما (المعنی) پس
ملحق کر دیا مینے اول کو اوس میدان کے آخر سے ایسی حالت سے کہ مین چڑھتا

ہوا تھا ایک پہاڑی پر کہ اوکڑو بیٹھ جاتا تھا کبھی اور کھڑا ہوجاتا تھا یعنی میں نے
پورا وہ جنگل قطع کرلیا اسوقت جب مین ایک پہاڑی پر چڑھا ہوا تھا
اور تھکن کی وجہ سے کبھی بیٹھ جاتا تھا اور کبھی پھر کھڑا ہوجاتا تھا یا یہ کہ دشمن کی تلاش
مین کبھی بیٹھ کے تاکتا تھا اور کبھی کھڑے ہوکے تاکہ کوئی مجکو دیکھ نہ لے۔

۶۹ تَرُوْدُ الاَرَاوِی الصُّحْمُ حَوْلِی کَاَنَّہَا عَذَارٰی عَلَیْہِنَّ الْمُلَاءُ الْمُذَیَّلُ

(اللغۃ) تروداي تذهب وتجئ والاراوي جمع اروية بالضم والكسر انثى الوعول والصحم جمع اصحم وهي الوعول السود التي يضرب لونها الى الصفرة والعذارى الابكار والملاء بالمد جمع ملائة الربطة والمذيل طويل الذيل وهو صفة الملاء وتذكيره باخذ معنى الثوب (المعنى)
آتے جاتے ہین نر ان کوہی سیاہ رنگ زردی مائل میرے گرد گویا کہ وہ باکرہ عورتین ہین جنکے اوپر لنبے لنبے دامنون کی چادرین ہین حاصل یہ ہے کہ مجھے جنگل مین اتنے دن گذر گئے کہ نر ان کوہی اور جانورون کو مجھ سے وحشت جاتی رہی تو سیاہ رنگ کی زردی مائل بکریان میرے گرد آتی جاتی ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوجوان عورتین ہین جو چادرین اوڑھے ہین جنکے دامن وسیع ہین۔

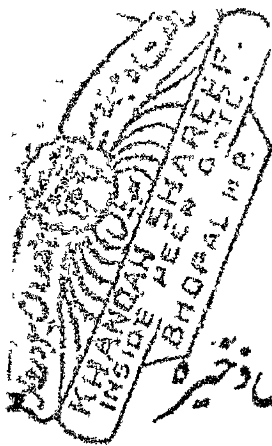
۷۰ وَیَرْکُدْنَ بِالْاَصَالِ حَوْلِی کَاَنَّنِی مِنَ الْعُصْمِ اَدْفٰی یَنْتَحِی الْکِیْحَ اَعْقَلُ

(اللغۃ) يركدن اي يسكنّ والاصال جمع اصيل وهو الوقت من العصر ا

الی الغرب کما فی قوله ثم یسبح له فیها بالغدو والاصال رجال الایة و العصم جمع اعصم
من الوعل ماقی ذراعیه او فی احدهما بیاض وسائره اسود او احمر والادفی من الوعول
ما طال قرنه و ینتحی ای یقصد و الکیح عرض الجبل والاعقل المشدود الممنوع
زالمجتنب) اور دو بزان کوہی ٹھہرتے ہیں شام کے وقت میرے ہی گرد گویا کہ میں سفید
ہاتھوں کے بزان کوہی میں سے ایک بڑے سینگوں والا بکرا ہوں کہ جو قصد
کرتے پہاڑ کا اور بندھا ہوا ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ جانور مجھ سے مانوس ہو گئے ہیں اور
میرے ہی گرد شب کو ٹھہرتے ہیں گویا میں بھی انہیں میں کا ایک ہوں کہ وہ مجھ سے متوحش نہیں ہوتے
وهذا اخرما انتهى اليه الامر من شرح قصيدة لامية العرب الحرية
بان يكتب بالذهب والجدير بان يسمى روح الادب وانا الاقل
الراجي رحمة ربي القوي علي نقي النقوي عفاه الله واتاه كتابه
يوم القيمة بيمينه وما احسن ماركت من اناء الطبع الفاتر في

تاریخه

بذلت قصارى الجهد حتى لقد اتى　　كعقد اللئالي الغر قد نيط بالذهب
تكرّر او دعت فيه معان رشيقة　　الذ من الصهباء احلى من الضرب
وكائن ترى فيه فوائد جمّة　　تحاكي حمياً ماحوته ابنة العنب
هلموا هلموا ايها الطالبون　　نحو تلك للمعاني فهي كالروح للادب
فان رمت عام الطبع من بعد طبعه　　فقل هاك شرح للامية العرب
۴۲　　۱۳ھ



علم رجال

اور

تاریخی معلومات کا کافی ذخیرہ

لیجیے

پچاس علمای اسلام کے واقعات زندگی اور مذہبی کارنامون کا تذکرہ
اگر دیکھنا ہو تو عبائر الانوار کی عنقریب شائع ہوگی قیمت ادا کر کے ابھی سے خریدار بن جائیے
ورنہ بہت ممکن ہے کہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔

نوٹ: جملہ خط و کتابت و ترسیل زر خود مؤلف مدظلہ جناب ممتاز
الاماثل و زبدۃ الافاضل مولانا السید آقا مہدی صاحب قبلہ چوک
عقب مسجد تحسین لکھنؤ کے پتہ سے ہونا چاہیے۔

المشتہر

ناصر حسین عفی عنہ